عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۳۰
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

بابری مسجد کی شہادت۔ ہر شخص دل گرفتہ ہر آنکھ اشکبار

توحید کے بیٹوں کی کہاں کھو گئی غیرت
پامال ہوئی کعبے کی اک بیٹی کی حرمت
غیرت ہے تو اک چلّو ہے پانی تمہیں کافی
کہتی ہے ہمیں بابری مسجد کی شہادت

(سیّد سلمان گیلانی)

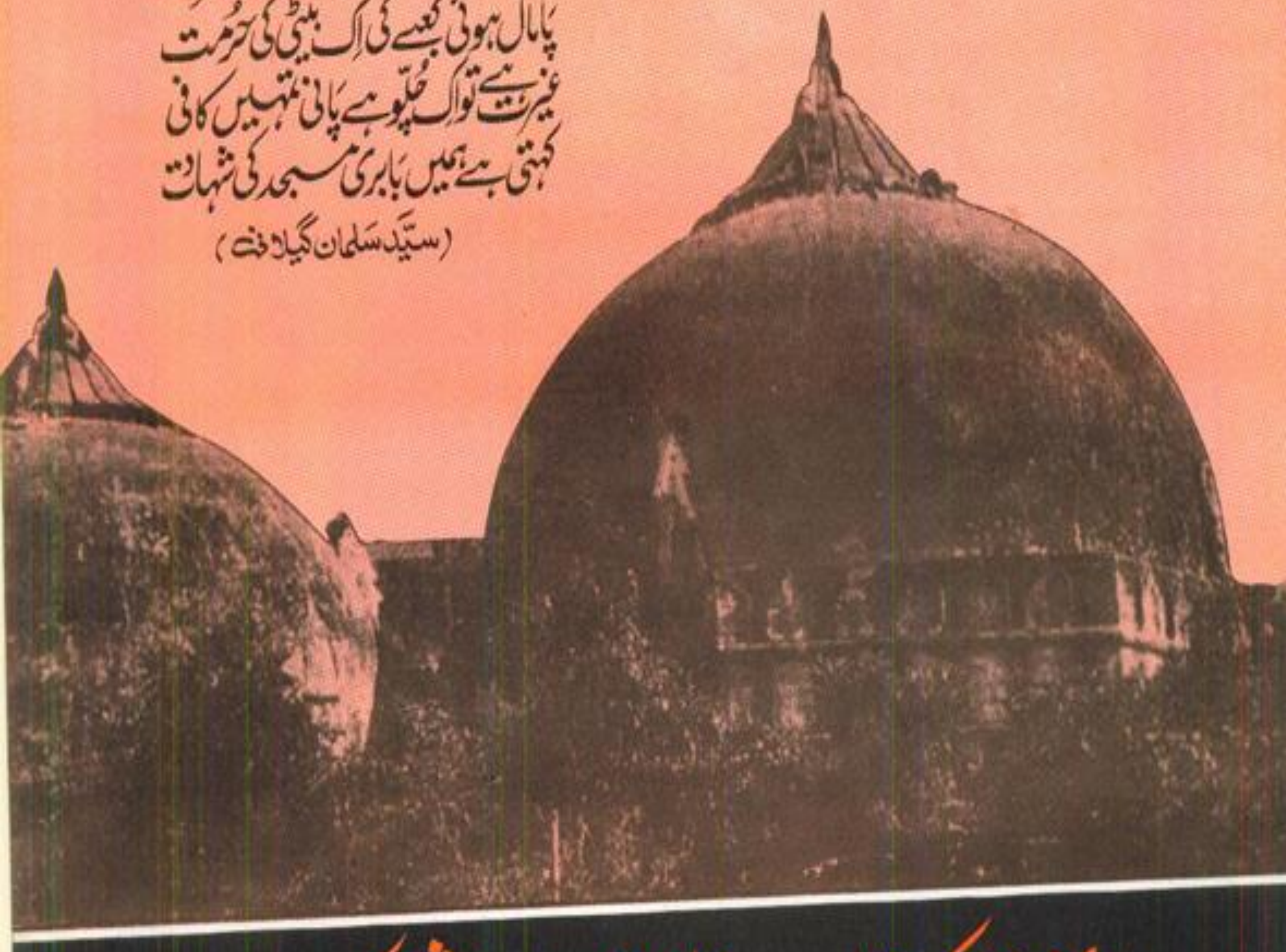

بابری مسجد کی شہادت پر قادیانیوں میں خوشی کی لہر

ربوہ کے مرزائیوں نے ہڑتال اور احتجاج میں حصہ نہیں لیا

۲۸ر جمادی الاخریٰ تا ۴ر رجب المرجب ۱۴۱۳ھ بمطابق ۲۵ر تا ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء

اللہ جل شانہ

بیت اللہ شریف میں حاضری کی نسبت سے چند اشعار

سید سلمان گیلانی

تو بھی ہے پیارا ترا گھر بھی ہے پیارا اللہ
وہ نبی پیارا ہے جس نے یہ اسارا اللہ

کیوں جھکاؤں میں ترے در کے سوا سر اپنا
اس میں ایماں کا سراسر ہے خسارا اللہ

اس لئے در پہ ترے بیٹھ گئے ہیں آکر
بے سہاروں کا ہے اک تو ہی سہارا اللہ

تیرے دوارے کے بھلا لوگ نہ کیوں پھیرے لیں
کھینچ لیتا ہے دلوں کو ترا دوارا اللہ

تو نے دس بار کہا مجھ سے "لبیک یا عبدی"
میں نے اک بار بھی جب تجھ کو پکارا اللہ

تہہ بہ تہہ تین اندھیروں سے ملی اس کو نجات
بطن ماہی میں جو یونسؑ نے پکارا اللہ

جی میں آتا ہے کہ اے کاش مجھے پر لگ جائیں
ترے دربار میں پہنچوں میں دوبارا اللہ

قسمیں کھا کھا کے کیا گیسو و رخسار کا ذکر
ترا محبوبؐ ہے کتنا تجھے پیارا اللہ

بیٹھتے ہوں گے جب اصحابؓ کے جھرمٹ میں رسولؐ
کرتے ہوں گے مہ و انجم بھی نظارا اللہ

خواب میں اس مدینہ کی زیارت ہو نصیب
کیا چمکے مری قسمت کا ستارا اللہ

کیوں ہے سلمان مسلمانوں میں باہم تفریق !
اک نبیؐ اک ہے کتاب اک ہے ہمارا اللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: 11 | ۲۸ر جمادی الاخریٰ تا ۳ر رجب ۱۴۱۳ھ بمطابق ۲۵ر تا ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء | شمارہ: ۳۰

اس شمارے میں

۱۔ اللہ جل شانہ (نظم) ۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ اداریہ ۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ اللہ کے راستے کی دعوت ۔۔۔۔۔ ۷
۴۔ عاجزی و انکساری کے واقعات ۔۔۔۔۔ ۸
۵۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ ۔۔۔۔۔ ۹
۶۔ وسط ایشیاء کی نو آزاد مسلم ریاستیں ۔۔۔۔۔ ۱۲
۷۔ تبلیغی جماعت کے خلاف مہم ۔۔۔۔۔ ۱۴
۸۔ مرزا قادیانی کا شاعرانہ ریمانڈ ۔۔۔۔۔ ۱۷
۹۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۰۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ۔۔۔۔۔ ۲۵
۱۱۔ آغا شورش کاشمیری ۔۔۔۔۔ ۲۶

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان

فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ویکلی ختم نبوت

الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۲۰۳۳ کراچی پاکستان روانہ کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۴، بزنس لائن کراچی

بابری مسجد کی شہادت ○ ہر شخص دل گرفتہ ہر آنکھ اشکبار

کئی دن سے انتہا پسند ہندو اجودھیا میں جمع ہو رہے تھے ان میں مہنت، سادھو، جوگی، نوجوان اور بوڑھے سب ہی شامل تھے وہ کدال، پھاوڑے اور توڑ پھوڑ کے جملہ ساز و سامان کے علاوہ تلواریں اور اسلحہ بھی لے کر آئے تھے۔ ان کا مقصد بابری مسجد کو شہید کرنا تھا باوجودیکہ عدالت کا فیصلہ ان کے خلاف تھا لیکن انہوں نے عدالتی فیصلے کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی اور ۶ر دسمبر کو انہوں نے مسجد کے تقدس کو پامال کیا اور پھر ہتھوڑوں، پھاوڑوں اور کدالوں سے مسجد کو شہید کر ڈالا۔ وہاں سے موصولہ اطلاعات کے مطابق ہندوؤں نے اتوار کے دن بابری مسجد پر دھاوا بول دیا اور ہتھوڑے مار مار کر مسجد کا نشان تک ختم کر ڈالا اس موقعہ پر بھارتی پولیس کی بھاری تعداد موجود تھی لیکن وہ پہلے تو تماشائی بنی رہی پھر وہاں سے بھاگ گئی۔

انتہا پسند ہندو جو مسجد دشمنی میں پاگل اور دیوانے ہو چکے تھے انہوں نے مسجد کے گنبدوں کو باری باری گرایا ٹیلی فون کے کھمبے جو آس پاس نصب تھے انہیں بھی گرا دیا اور جگہ جگہ آگ بھی لگا دی۔ یہ واقعہ دن کے ۱۲ بجے کے قریب ہوا ہندوؤں کا مقصد صرف مسجد کی شہادت ہی نہیں بلکہ اس کی جگہ رام مندر کی تعمیر ہے ہندو جس وقت مسجد پر ہتھوڑے اور کدالیں برسا رہے تھے تو اس وقت وہ رام کے جیکارے بلند کر رہے تھے بہت سے پولیس والے بھی بلوائیوں کے ساتھ ملے ہوئے تھے وہ بھی رام کے جیکارے بلند کرتے ہوئے مسجد پر پل پڑے اور مسجد کو شہید کرنے میں حصہ لیا۔

مسجد کو شہید کرنے کے بعد پاگل اور دیوانے ہندوؤں نے رام مندر کی تعمیر شروع کر دی اس واقعہ کے بعد یوں تو پورا عالم اسلام ہی سراپا احتجاج بنا ہوا ہے لیکن اس کا زیادہ اثر ہندوستانی مسلمانوں پر ہوا ہے جہاں چالیس سے زائد شہروں میں کرفیو لگا کر انہیں فوج اور پولیس کے حوالے کر دیا گیا فوج اور پولیس بھی ہندو ہے اول تو وہ تماشائی بنی کھڑی رہتی ہے بصورت دیگر وہ بھی ہندوؤں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے میں مصروف ہو جاتی ہے ہندوستان کے اٹھارہ کروڑ مسلمان نہتے اور بے بس ہیں اس کے مقابلے میں ہندو ہر طرح کے جدید و قدیم اسلحہ سے لیس ہیں یہی وجہ ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کے واقعہ کے بعد سے اب تک سینکڑوں مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں، ہزاروں گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں، دکانیں جلا دی گئیں اور ان میں موجود تمام مال و متاع لوٹ لیا گیا وہ اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے کسی محمد بن قاسم اور اپنی مساجد و مدارس کی حفاظت کے لے کسی محمود غزنوی کے لئے چشم براہ ہیں۔

جس طرح ہندوستان میں ہونے والے واقعات سے ہندوستانی مسلمان غم و اندوہ میں مبتلا ہیں ہم پاکستانی مسلمان بھی دل گرفتہ اور اشکبار ہیں یہ ان کا غم نہیں ہم سب کا غم ہے مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں جسد واحد کی طرح ہیں اگر جسم کے کسی حصے میں کانٹا چبھ جائے تو وہ پورے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے اسی طرح ہندوستانی مسلمان ہمارے بھائی ہیں ان کا دکھ ہمارا دکھ ہے ہم انہیں یہ باور کرا دینا چاہتے ہیں کہ جب روس جیسی سپر طاقت (جس نے یہ بڑھک ماری تھی کہ روس سے خدا کو نکال دیا ہے) نے افغانستان پر قبضہ جمانے کی کوشش کی تو یہ پاکستانی مسلمان ہی تھے جنہوں نے روس کے دانت کھٹے کر دیئے اور وہ نہ صرف افغانستان سے نکلنے پر مجبور ہو گیا بلکہ اس نے وسطی ایشیا کی جن مسلم ریاستوں پر قبضہ جمایا تھا انہیں بھی آزادی دینا پڑی۔

ہندوستان روس کے مقابلے میں پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا پاکستانی مسلمان اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے جو قوم ان کے معبود (گائے) کو ہضم کر سکتی ہے وہ اس کے دھوتی پرشاد و پجاریوں کو بھی کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ انہوں نے بابری مسجد کے گنبد پر جو پہلا ہتھوڑا مارا تھا وہ مسجد کے گنبد پر نہیں بلکہ ہندوستان کی بنیادوں پر لگایا تھا کشمیر میں جہاد شروع ہے اور مجاہدین علماء حق کی قیادت میں ہندو فوجیوں کو بھاگنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

کشمیر ہماری پہلی منزل ہے جب کہ ہندوستان دوسری منزل تعصب' ہٹ دھرمی اسلام و مسلم دشمنی کا جو بیج بابری مسجد کو شہید کرنے کی صورت میں ہندوؤں نے بویا ہے اس کی سزا انہیں ہر حال میں بھگتنا ہوگی اور وہ وقت دور نہیں قریب ہے بالکل قریب ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہمیں جذبہ صادقہ اور نیت خالصہ کے ساتھ ہندوستان کے مظلوم بھائیوں کی نصرت و حمایت کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ہمیں اور ان کو حق پر ثابت قدم رہنے اور اس راستے میں وقتی طور پر پیش آنے والی مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کی ہمت اور جرات عطا فرمائے۔ (آمین)

منگل کے روز ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال

بابری مسجد کی شہادت اور ہندوستانی مسلمانوں سے یکجہتی ان کے دکھ درد میں شرکت کے اظہار کے لئے منگل کے روز ملک بھر میں پر زور یوم احتجاج منایا گیا یہاں کراچی کا منظر دیدنی تھا ایک جلوس آرہا ہے دوسرا فوراً اس کے بعد نمودار ہوتا ہے جلوس کے شرکاء نے اپنی اپنی جماعتوں کے جھنڈے' پلے کارڈ اور بینرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر حکومت ہندوستان کے خلاف نعرے درج تھے ہر طرف ایک ہی صدا تھی انتقام...... انتقام اور صرف انتقام۔

بعض جلوس اتنے مشتعل تھے کہ انہوں نے کراچی کے مختلف مقامات پر ہندوؤں کے مندروں کو گرانے اور جلانے کی کوشش کی لیکن قانون نافذ کرنے والے ادارے ان کے راستے میں حائل ہوگئے جس سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ احتجاجی جلوسوں کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا اسی دن مکمل پہیہ جام ہڑتال بھی ہوئی تمام بازار حتیٰ کہ گلی کوچوں کی دکانیں بھی مکمل طور پر بند رہیں۔ ہوٹل' ریستوران اور ٹی اسٹال بھی کہیں کھلا نظر نہیں آیا جس سے مزدور پیشہ طبقے کو جو دور دراز سے مزدوری کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں یا وہ پرائیویٹ ملازم ہیں انہیں کھانے پینے کی چیزیں میسر نہ آسکیں۔

بلاشبہ یہ ہڑتال ایک مکمل ہڑتال تھی جس سے یہاں کے عوام نے ثابت کر دیا کہ ہمیں بابری مسجد کی شہادت کا اتنا ہی افسوس ہے جتنا ہندوستان کے مسلمانوں کو ہے۔ ہم پاکستان کے غیور عوام کو مکمل ہڑتال کرنے اور ہندوستانی مسلمانوں سے یکجہتی کا اظہار کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عالمی مجلس کے مرکزی قائدین کی طرف سے
بابری مسجد کے واقعہ پر احتجاجی بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے ایک بیان میں بابری مسجد کی شہادت پر دلی صدمے اور ہندوؤں کے اسلام و مسلم دشمن رویہ کی پر زور مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بنا ہوا ہے ... ستم یہ ہے کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد جنونی ہندوؤں نے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنا شروع کر دی جس سے سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں ان واقعات میں بھارتی حکومت برابر کی مجرم ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کیا کہ وہ اس مسئلہ پر سفارتی سرگرمیاں تیز کر دے۔ عالمی ضمیر کو جھنجوڑے اور اسلامی سربراہ کانفرنس بلا کر مسجد کی تعمیر کے مسئلہ کو اس میں اٹھائے اگر ہم نے اس مسئلہ پر خاموشی اختیار کی تو جنونی ہندو آئے دن ایسے واقعات دہراتے رہیں گے۔ عالمی مجلس کے مرکزی قائدین نے بابری مسجد کی شہادت اور ہندوستان میں مسلمانوں کے قتل عام پر پاکستان بھر میں پہیہ جام ہڑتال اور پر زور احتجاج و جلسے جلوس کا اہتمام کرنے پر پاکستانی عوام کو دلی مبارکباد پیش کی۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا' ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی' مولانا منظور احمد الحسینی اور جناب محمد انور رانا نے بھی ایک بیان میں بابری مسجد کو شہید کرنے اور بھارت میں سینکڑوں کے حساب سے مسلمانوں کے قتل عام کی پر زور مذمت کی اور حکومت پاکستان سے مذکورہ واقعات کا سخت انداز میں نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ مولانا محمد انور فاروقی نے ایک احتجاجی جلوس میں بھی شرکت کی۔

بابری مسجد کی شہادت پر ربوہ اور قادیانیوں میں خوشی کی لہر
ربوہ کے مرزائیوں نے ہڑتال اور احتجاج میں حصہ نہیں لیا

جہاں بابری مسجد کی شہادت اور بھارت میں مسلمانوں کے قتل عام پر پورا پاکستان سراپا احتجاج بنا ہوا تھا اور اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے پاکستان کے مسلم عوام نے پورے ملک میں ہڑتال کی وہاں پاکستان میں موجود ایک گروہ ایسا بھی ہے جنہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور ہڑتال میں حصہ نہیں لیا۔ ربوہ میں قادیانی اکثریت میں ہیں وہاں کی تجارت اور بازاروں پر قادیانیوں کا کنٹرول ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے ہڑتال نہیں کی البتہ وہاں پر موجود مسلمانوں نے جلوس نکالا تو قادیانی اپنی دکانیں بند کر کے گھروں کو بھاگ گئے کیوں کہ مظاہرین ہڑتال نہ کرنے کی وجہ سے سخت مشتعل تھے جلوس میں جہاں بھارتی حکمرانوں اور ہندوؤں کے خلاف نعرے لگائے گئے وہاں قادیانیوں کو ہندوؤں کا ایجنٹ اور جاسوس کہا گیا۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں بتایا کہ لندن میں اس سال قادیانیوں کا جو جلسہ ہوا تھا اس میں بھارتی سفیر کو مدعو کیا گیا تھا اور بھارت کے جیکارے (نعرے) بلند کئے گئے تھے جو گروہ اپنے جلسے میں جسے وہ حج کا درجہ دیتے ہیں ایک ہندو کو بلا سکتا ہے اور بھارت زندہ باد کے نعرے لگا سکتا ہے وہ مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں دشمن ہے ربوہ کے مرزائیوں کا ہڑتال نہ کرنا اور بابری مسجد کی شہادت پر خوشی منانا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قادیانی ہندوؤں کے ایجنٹ ہیں۔

آہ حاجی محمد امین بہاولپوری ؒ

بھاری بھرکم وجود' سفید چہرہ و مہرو کاروان بخاری کے جانباز سپاہی' تحریک ختم نبوت کے پرجوش ورکر' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت غلہ منڈی بہاولپور کے روح رواں' جامع مسجد اشرف غلہ منڈی کے رکن رکین الحاج چوہدری محمد امین انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

مرحوم غلہ منڈی میں ختم نبوت تحریک کے روح رواں تھے۔ رمضان المبارک میں ضعف و عوارض کے باوجود جماعت کے لئے فنڈز مہیا کرتے گرمی میں شوگر کے باوجود روزہ کے ساتھ ہمت نہ ہارتے' جامع مسجد اشرف غلہ منڈی ختم نبوت کا مرکز سمجھی جاتی ہے اس کے مرکز ختم نبوت ہونے کا ایک سبب حاجی صاحب موصوف بھی تھے۔

حاجی محمد امین مرحوم کو خداوند قدوس نے گوناگوں خوبیوں سے سرفراز فرمایا تھا مساجد و مدارس کے لئے جان چھڑکتے تھے۔ ملک بھر کے تقریباً تمام اہم مدارس کی سالانہ کچھ نہ کچھ ضرور امداد کرتے۔ نیز جب بھی جماعتی کاز کے لئے ضرورت پڑتی موصوف کبھی انکار نہ فرماتے بہرحال موصوف اپنے پیچھے بہت سی یاد چھوڑ کر گئے۔ پسماندگان میں بڑے صاحبزادے چوہدری محمد علیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے جنرل سیکریٹری اور تعلیمی اداروں میں قادیانیت پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ چوہدری محمد نسیم ایک کالج میں لیکچرار ہیں۔

مرحوم کو حرمین شریفین سے والہانہ عقیدت و محبت تھی کچھ سال مسلسل حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ حرمین شریفین سے واپسی پر اپنے سفر کی حسین یادیں مزے لے لے کر سناتے۔ حرم نبوی کا جب تذکرہ کرتے تو محسوس ہوتا کہ موصوف یہاں تشریف فرما ہیں لیکن "میں یہاں ہوں...... میرا دل مدینے میں ہے۔" کا مصداق محسوس ہوتے۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ صاحبزادگان نے علاج میں کبھی کمی یا بخل سے کام نہیں لیا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ تاآنکہ وقت موعود آن پہنچا اور موصوف اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک تعزیتی بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے رہنما الحاج چوہدری محمد امین کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی خداوند قدوس مرحوم کی بال بال مغفرت فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائیں۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ (آمین)

اللہ کے راستے کی موت ہماری سب سے بڑی آرزو ہے

اس کی حقیقت کیا ہے؟

"اللہ کے راستے کی موت ہماری سب سے بڑی آرزو ہے" کی حقیقت کیا ہے۔

اس کی حقیقت یہ ہے کہ ہم ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیں کہ وہ ہمیں اس وقت اپنے راستے کی شہادت عطا کرے جب جہاد کے لئے اعلان کرنے والا اور پکارنے والا "اللہ اکبر" کا نعرہ بلند کرے۔

ہم میں کون شخص ایسا ہے جو اس دن شہادت سے اعراض کرے جس دن ہمیں اس بات کی دعوت دی جائے کہ تم اپنی روح کو اللہ جل جلالہ کے راستے میں معمولی جانو اور اپنا قیمتی خون دین کی مدد و نصرت اور عزت کی خاطر بہادو؟

ہم میں کون شخص ایسا ہوگا جو اس بات کی تمنا نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو کر گر پڑے تاکہ قدرت والے عظیم شہنشاہ کے یہاں سچائی کا ٹھکانہ ہو؟

ہم میں کون شخص ایسا ہوگا جو شہدا کے قافلوں میں شامل ہو کر تاریخ کے سنہری ابواب اور ابدیت کی تختیوں میں اپنا نام لکھوانا نہ چاہتا ہو؟

ہم میں کون شخص ایسا ہوگا جو اس دن کا منتظر نہ ہو جس دن روح کو قربان کردیا جائے تاکہ وہ فرشتوں کے لا الہ الا اللہ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کی گنگناہٹ کے ساتھ جنت میں بھیجی جائے؟

ہم میں سے کون شخص ایسا ہوگا جو دل میں شہادت کی حسرت نہ رکھتا ہو تاکہ قیامت کے روز انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ ہو؟

بلاشبہ ہم سب اس کے متمنی ہوں گے اور ہم سب کے دلوں میں اس کی حسرت ہوگی تاکہ ہمارا فعل ہمارے قول اور نعروں کے مطابق ہو جائے۔ جو لوگ موت سے ڈرتے ہیں اور زندہ باقی رہنے کی خواہش اور تقدیر سے بھاگنے کے لئے دشمن کا سامنا کرنے سے ڈرتے ہیں ہم ان سے یہ کہتے ہیں کہ دین اسلام نے حقیقت توحید کی بنیاد اللہ جل شانہ پر ایمان لانے، اس پر بھرپور اعتماد کرنے، اس کے فیصلہ پر راضی ہونے اور اس کے سامنے گردن جھکانے پر رکھی ہے وہ ذات ہی جو چاہے کر سکتی ہے اور جس چیز کا چاہے حکم دے سکتی ہے وہ اکیلا ہی حکومت و سلطنت میں منفرد ہے سب کچھ اس کا ہے وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا اور لوگوں سے سوال ہوگا۔

"کوئی بھی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر یہ کہ (سب) ایک رجسٹر میں (لکھی ہیں) قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔" (الحدید ۲۲)

وہ اگر گدھے کی طرح اپنے بستر پر مر جائیں گے تو کیا کرلیں گے کیا وہ اپنے لئے زمین میں سرنگ یا آسمان پر جانے کے لئے سیڑھی بنالیں گے۔

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں ہوتے (جب بھی) وہ لوگ تو جن کے لئے قتل مقدر ہو چکا تھا اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے۔" (آل عمران)

از: معراج حسین چترالی

ان لوگوں کو وہ بات سن لینا چاہئے جو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات کے وقت کہی تھی کہ میں سو یا اس کے قریب جنگوں میں شریک رہا ہوں میرے جسم میں ایک بالشت برابر بھی ایسی جگہ نہ ہوگی جس میں تلوار، نیزے یا تیر کا نشان نہ ہو کیا اب میں اپنے بستر پر اس طرح اپنی موت مروں گا جس طرح گدھا مرتا ہے؟

اور انہیں وہ بات سننا چاہئے جو ہمارے بہادروں کے سردار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگوں اور میدان کارزار میں گھستے اور بہادروں سے ٹکراتے ہوئے کہی تھی۔

"میں اپنی موت کے دو دنوں میں کس سے بھاگوں وہ دن جس روز موت لکھی ہی نہیں گئی یا وہ دن جو میری موت کا مقرر کردیا گیا ہے۔"

"جو مقررہ دن نہیں ہے میں اس سے گھبراتا نہیں ہوں اور جس روز موت لکھ دی گئی ہے اس سے احتیاط کرنا بھی نہیں بچا سکتا۔"

اور وہ بات سن لیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائی تھی کہ جو بات تقدیر میں لکھ دی گئی ہے وہ ہر حال ہو کر رہے گی مٹ نہیں سکتی اور انسان کو جو مصیبت پہنچی ہے وہ اس سے ہٹ نہیں سکتی تھی اور جو اسے نہ پہنچی وہ اسے پہنچ نہیں سکتی تھی۔

سلف صالحین کے بہادروں کے کارناموں کے چند نمونے!

جو لوگ تاریخ کو اپنے خون سے لکھتے اور اس کی باگ ڈور اپنے عزم سے تھامتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ جل شانہ کے راستے میں شہادت کی تمنا کرتے ہیں اور یہی لوگ وہ ہیں جنہوں نے دعوت دین کو پہنچایا، اسلام کو پھیلایا اور روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کیا۔

آپ کے سامنے ان کے بہادرانہ کارناموں اور قربانی کے واقعات کے چند نمونے ذیل میں پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت ابو خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا جنگ بدر میں شہید ہو گیا۔ حضرت ابو خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا! میں جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکا۔ بخدا میں اس میں شریک ہونے کا بہت خواہش مند اور سخت حریص تھا حتیٰ کہ میں نے اپنے بیٹے کے ساتھ قرعہ نکالا اور قرعہ میں اس کا نام نکل آیا اور اسے شہادت نصیب ہوئی میں نے گزشتہ رات اسے خواب میں بہت عمدہ شکل و صورت میں دیکھا کہ وہ جنت کے باغات، پھلوں اور نہروں کے درمیان چل رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے! اے میرے ابا جان آپ بھی آکر میرے ساتھ مل جایئے تاکہ جنت میں ہمارے رفیق بن جائیں اس لئے کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ میں نے بالکل اسی طرح پالیا ہے اے اللہ کے رسول! میں اپنے بیٹے کا رفیق بننے کا خواہش مند ہوں میری عمر زیادہ ہو چکی ہے ہڈیاں پکی ہو چکی ہیں اور میں اپنے رب سے ملاقات کا مشتاق ہوں لہٰذا اے اللہ کے رسول، اللہ جل شانہ سے دعا کیجئے کہ مجھے شہادت عطا فرمائیں اور جنت میں بیٹے کی رفاقت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی چنانچہ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے۔

حضرت نعیم بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اے اللہ کے نبی ہمیں محروم نہ کیجئے کا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس میں ضرور داخل ہوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس سبب سے؟ انہوں نے عرض کیا! اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں اور جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم نے سچ کہا اور وہ اسی روز شہید ہو گئے۔

حضرت عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ بدر کے موقعہ پر صحابہؓ سے یہ فرماتے سنا تم ایک ایسی جنت کے حصول کے لئے کھڑے ہو جاؤ جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ حضرت " " نے عرض کیا! اے اللہ کے رسولؐ وہ جنت جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپؐ نے فرمایا! جی ہاں انہوں نے کہا سبحان اللہ! سبحان اللہ! رسول اللہؐ نے پوچھا! تمہیں اس جملہ کے کہنے پر کسی چیز نے آمادہ کیا؟ انہوں نے کہا! اے اللہ کے رسولؐ! اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے یہ امید ہے کہ میں اس کا اہل بن جاؤں' آپؐ نے ارشاد فرمایا تم تو اس کے حاصل کرنے والوں میں سے ہو۔ انہوں نے اپنے ترکش سے چند کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانے لگے پھر فرمایا! میں اگر اس وقت زندہ رہوں جب تک یہ کھجوریں ختم نہ ہو جائیں تو یہ تو بڑا وقت لگے گا۔ پھر ان کھجوروں کو پھینک کر ہتھیار دائیں ہاتھ میں تھام کر میدان کارزار میں گھس گئے اور دشمنوں پر جھپٹ پڑے اور یہاں تک لڑتے کہ شہید ہو گئے۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ جنگ کے لئے نکلے ان کی ایک آنکھ ختم ہو چکی تھی کسی نے ان سے کہا! آپ تو بیمار ہیں! انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے جنگ میں جانے کا حکم ہلکے پھلکے شخص کو بھی دیا ہے اور بھاری کو بھی اگر میں جنگ نہ بھی کر سکا تو اپنی جماعت کی تعداد بڑھاؤں گا اور سامان کی حفاظت تو کر لوں گا۔

بعض غزوات کے بارے میں آتا ہے کہ باپ بیٹے دونوں جہاد میں جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھا کرتے تھے چنانچہ قرعہ نکالتے' قرعہ میں بیٹے کا نام نکلتا تو باپ کہتا! بیٹا مجھے ترجیح دے دو میں تمہارا باپ ہوں۔ بیٹا کہتا! ابا جان یہ جنت کا معاملہ ہے اگر اس کے علاوہ اور کوئی چیز ہوتی بخدا میں آپ کو ترجیح دے دیتا۔

بہادر مجاہدین میں سے جب کوئی شخص شہید ہو کر گرتا تو ایک یہ کہتا اے میرے رب میں آپ کی طرف جلدی اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ راضی ہو جائیں اور دوسرا زندگی کی آخری سانس لیتا ہوا کہتا ہے۔ "کل میں دوستوں سے ملوں گا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں سے۔"

تیرا اشرف و عزت کے میدان میں جان نچھاور کرتے ہوئے کہتا یہ خوشی کا سب سے بڑا دن ہے۔ چوتھا موت کے سامنے ایسے وقت میں جب ہر طرف سے دشمنوں نے اسے مارنے کے لئے گھیرا ہوا ہوتا ہے یہ کہتا ہے "اور جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں مروں تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ اللہ کے لئے میرا مرنا کس پہلو پر واقع ہو گا۔" پانچواں اپنی روح اپنے پروردگار کے سپرد کرتے ہوئے کہتا ہے "اے سعد! جنت مبارک ہو اور نضر کے پروردگار میں احد کے پہاڑ کے پیچھے سے جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں۔"

لہٰذا اگر مسلمانوں کی جماعتوں نے بیسویں صدی میں شہادت کی راہ میں سینکڑوں شہیدوں کو قربان کیا ہے تو وہ مستقبل قریب میں بھی طویل جہاد کی راہ میں قافلہ در قافلہ شہدا اور لشکر در لشکر مجاہدین پیش کریں گے یہاں تک کہ ہم "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے جھنڈے کو دنیا کے آسمان پر عزت' قوت اور بلندی میں دوسری قوموں کا مقابلہ کرتا ہوا دیکھ لیں اور قادیانیوں کو اس وطن عزیز سے ختم کر کے دم لیں گے اور یہ اللہ جل شانہ کے لئے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

اکابرینِ اُمت کے

عاجزی وانکساری کے مختلف واقعات

از عمران الحق کلیانوی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا آخرت میں اپنے لئے گمان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حشر میں یہ ندا ہو کہ جنت میں ایک ہی شخص جائے گا تو "لرجوت انی اکون ھو" تو میں سمجھوں گا کہ وہ ایک میں ہی ہوں اور اگر یہ ندا ہو کہ جہنم میں ایک ہی جائے گا" لخفت انی اکون ھو" تو میں ڈروں گا کہ شاید وہ ایک کہیں میں ہی نہ ہوں۔

(اصلاح المسلمین۔ ۲۱)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلافت سے پہلے اور خلافت کے بعد

خلافت سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ایک معزز اور جاہ پسند شخص تھے نہایت عمدہ کپڑے پہنتے تھے۔ نہایت عمدہ خوشبو لگاتے تھے اور راہ میں اکڑ کر چلتے تھے لیکن خلیفہ ہونے کے ساتھ ہی ان کے اخلاق و عادات میں عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا ...... خلیفہ ہونے کے بعد جب شاہانہ سواریاں آئیں تو ان کو یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ "میرا خچر میرے لئے کافی ہے" سوار ہو کر چلے تو کوتوال نے برچھا لے کر آگے آگے چلنا چاہا لیکن اس کو یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ "میں بھی عام مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان ہوں" قصر خلافت میں داخل ہوئے تمام پردوں کو چاک چاک کر دیا اور خلفاء کے لئے جو فرش بچھایا جاتا تھا اس کو فروخت کرا کے اس کی قیمت بیت المال میں داخل کروا دی لوگ ان کے سامنے کھڑے ہوئے تو فرمایا "لوگو! اگر تم کھڑے رہو گے تو ہم بھی کھڑے ہو جائیں گے اور تم لوگ بیٹھو گے تو ہم بھی بیٹھ جائیں گے لوگوں کو صرف خدا کے سامنے کھڑا ہونا چاہئے۔

(سیرت عمر ابن عبدالعزیز۔ ۹۷)

شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ پیکر عجز و انکسار

بعض دفعہ آنے جانے والوں کے ہجوم سے بالخصوص ایام حج میں حضرت حاجی صاحب کو بہت زحمت ہوتی لیکن کبھی صراحۃً تو کیا اشارۃً و دلالۃً بھی انقباض ظاہر نہیں فرمایا ایک مرتبہ بالکل قیلولہ کا وقت آ گیا اور حاضرین مجلس سے نہ اٹھے ایک خادم کو ناگوار ہوا اور اشارہ سے حاضرین کو اٹھانا چاہا آپ نے فراست سے دریافت فرمایا کہ ایسا ارادہ ہے آپ نے فرمایا خبردار! کسی کو کچھ مت کہو انہوں نے عرض کیا کہ حضرت پھر آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ ارشاد فرمایا مجھ کو کچھ تکلیف نہیں اگر کچھ تکلیف بھی ہو تو کیا ہوا طالبان حق کے لئے اس کو برداشت کرنا چاہئے اور میرے پاس رکھا کیا ہے کوئی دنیا کی دولت تو ہے نہیں محض حسن ظن سے میرے پاس آتے ہیں سو میں خواہ اچھا نہ ہوں مگر ان لوگوں کے اچھے ہونے میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا کی طلب میں قدم اٹھا کر مجھ تک آئے ہیں۔ اس لئے میں تو ان کے قدموں کی زیارت کو موجب نجات سمجھتا ہوں۔

(کمالات امدادیہ۔ ۱۵، ۲۱)

باقی صفحہ نمبر ۲۷ پر

قطب زمان شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

اسلام کا درخشاں ستارہ......

جب برصغیر پاک و ہند کے مسلمان مستقبل کے افق پر سیاہ گھٹائیں اور تاریک آندھیاں دیکھ رہے تھے یورپین اقوام ان کو غلامی کے طوق میں پوری طرح جکڑ چکی تھی ہر طرف مایوسی اور خوف و ہراس کا دور دورہ تھا کسی کو معلوم نہ تھا کہ ان کی منزل کیا ہو گی وہ اپنے ارد گرد ان فرنگیوں کو دیکھ رہے تھے جنھوں نے یروشلم اور اسپین کے معرکوں میں مجاہدین اسلام کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے۔ فرزندان توحید جنھوں نے صدیوں برصغیر پر اسلام کی عظمت کے پرچم بلند کئے تھے۔ المناک مصیبتوں سے دوچار تھے وہ اس بھنور سے نکلنا چاہتے تھے لیکن ایسے تنکے کی تلاش میں تھے جو ان کا سہارا بن سکے جو ان کے دل میں امید کی ایک نئی کرن پیدا کر سکے۔ وہ اب بھی اسلام کے لئے جینا اور مرنا جانتے تھے لیکن انھیں رہنمائی کی ضرورت تھی عین اس وقت اسلام کے مشعل برداروں کا ایک گروہ نمودار ہوا جس نے خلق خدا کی آنکھوں کو دوبارہ روشنی بخشی۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ انہی مشعل برداروں میں سے ایک تھے آپ نے اپنی زندگی خلق خدا کی خدمت اور عظمت اسلام کے لئے وقف کر دی تھی۔ انہوں نے نور ایمانی کی شمع روشن کر کے نہ صرف برصغیر کے کروڑوں عوام کو صراط مستقیم دکھانے کی کوشش کی بلکہ اس کی کرنوں نے دنیا کے تمام براعظموں میں بسنے والے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ انہوں نے معاشرہ کو جھنجھوڑ کے لئے حق کا جو نعرہ لگایا اس کی آواز دنیا کے کونے کونے میں گونجنے لگی۔ ان کی شخصیت نے لاکھوں انسانوں کے قلوب فتح کئے اور بیشتر غیر مسلم آپ کے دست حق پرست پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ جب مجمع عام سے مخاطب ہوتے تو لوگوں پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اور یوں معلوم ہوتا کہ سب ایک ہی رو میں بہے چلے جاتے ہیں آپ معاشرہ پر بلا جھجک تنقید کرتے تھے اور تنقید کا انداز اتنا سادہ اور دلچسپ ہوتا کہ سامعین فوراً سمجھ لیتے اور لوگوں کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل جاتی۔ موثر اور سلجھے ہوئے الفاظ ہر انسان کے دل میں بیٹھتے چلے جاتے۔ آپ نے کسی حالت میں بھی کسی کی ذات پر کیچڑ نہیں اچھالی اس لئے تمام فرقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے دل میں خدمت اسلام کا جذبہ پوری شدت سے موجزن تھا۔ انہوں نے نہ صرف تقریر و خطابت سے اسلام کی خدمت کی بلکہ تحریر و اشاعت سے بھی اس کی عظمت کو چار چاند لگائے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم کڑی انجمن خدام الدین کا قیام تھا انجمن کو آپ نے کئی شعبوں میں تقسیم کیا۔

آپ کی خدمت میں حاضری سے توجہ و قرب خداوندی میں زیادتی نصیب ہوتی تھی۔ علم و بصیرت، توکل و استقامت، تقویٰ و اتباع سنت، سادگی و بے نفسی، حق پرستی و حق گوئی، قناعت و عبدیت وغیرہ متعدد کمالات کا جلوہ آپ

تحریر: عبدالغفور رحمانی لودھراں

کی شخصیت میں پایا جاتا تھا۔ آپ کے ایمان کو تیز و تند آندھیاں، خوف ناک طوفان بھی متزلزل نہ کر سکتے تھے۔ اتباع سنت میں آپ پابندی کرتے تھے۔ انتہائی ضعف و پیرانہ سالی میں بھی محبوب خداؐ کے سنن و آداب کی آپ نے سختی سے پیروی کی۔

آپ کا درس تو صغیر و کبیر، امیر و فقیر اور مرد و زن غرضیکہ ہر ذوق و شوق کے لوگوں کے لئے مشہور تھا۔ گویا حضرتؒ اپنی ذات میں ایک مجلس تھے۔ علم و حکمت کے موتی سیدھے سادھے الفاظ میں بیان کرتے۔ قلب و روح کی عجیب کیفیت ہوتی۔

عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ اور حفاظت کے لئے ہمیشہ جہاد کرتے رہے آپ نے ان گنت تکالیف برداشت کیں۔ کئی دفعہ جیل کی کال کوٹھریوں میں بند کئے گئے لیکن شمع محمدیؐ کے اس پروانے کے پاؤں کبھی نہ ڈگمگائے یہاں تک کہ جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ آج قوم کا یہ بطل جلیل اور اسلام کا درخشاں ستارہ احمد علیؒ لاہور میں ابدی نیند سو رہا ہے آپ کا نام اسلام کے افق پر ہمیشہ درخشاں ستارے کی مانند چمکتا رہے گا۔

یہ اس عظیم انسان کی داستان علم و عمل کی ایک جھلک ہے جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ جہد پیہم میں گزرا۔ اس داستان کے سنانے سے مقصد مدح سرائی یا قصہ گوئی نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ شاید اس کے سننے سے ہم جیسے غافلوں، کم ہمتوں اور کمزوروں میں علم و عمل، جہد و سعی اور ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام اہلسنت کی جوانی تو جوانی ان کا بڑھاپا بھی ہمارے لئے قابل رشک ہے وہ زمانہ پیری میں جس استقامت کے ساتھ دینی خدمات اور شب و روز کے متعینہ معمولات انجام دے رہے ہیں میں نے وہ استقامت جوانوں میں بھی نہیں دیکھی۔ میری باتوں میں آپ کو شاید مبالغہ محسوس ہو اس لئے یہ معروضات پڑھئے اور خود فیصلہ کیجئے۔

بچپن اور تعلیم

میرے استاذ محترم اور ہزاروں کے مربی اور معلم مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم ۱۹۱۴ء میں ضلع ہزارہ کے ایک گاؤں کڑمنگ بالا میں مشہور زمین دار محترم نور احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے مگر اب وہ زمین دار نہ رہے تھے..... مادی اور روحانی نعمتوں کا اجتماع بس اتفاق ہی سے ہوتا ہے..... محترم نور احمد صاحب کی کافی زمین تھی مگر انگریز دشمنی ان کے رگ و ریشہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اپنی انگریز دشمنی کی وجہ سے وہ انگریزی عملداروں سے زمین کی الاٹمنٹ اور رجسٹریشن پر آمادہ نہ ہوئے یوں دوسرے لوگوں نے ان کی زمینوں پر قبضہ جمالیا مگر ان کے قبضے میں وہ لعل بے بہا آگیا تھا جو اپنی چمک سے منبر و محراب اور مسند تدریس و ارشاد کو چمکانے والا تھا بچپن ہی میں والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا یوں آپ کو بلا اختیار یتیمی کی سنت میسر آگئی... کائنات کے آقاؐ بھی تو یتیم تھے۔

خداداد ذکاوت و ذہانت دیکھ کر بعض احباب نے تعلیم

کا شوق دلایا تو پہلے علاقے کی مساجد میں اور پھر پنجاب کی مختلف درسگاہوں میں ...... گوجرانوالہ جہانیاں منڈی وغیرہ آپ تعلیم حاصل کرتے رہے' دورہ حدیث کے لئے مادر علمی دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ اساتذہ میں شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی' امام المعقولات مولانا محمد ابراہیم بلیاوی صاحب' استاد الادب مولانا اعزاز علی صاحب' حضرت مولانا عبدالخالق صاحب' حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب رحمہم اللہ سے خصوصی دلی لگاؤ ہے۔

تدریس و خطابت

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد گوجرانوالہ سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ایک قصبہ گکھڑ میں امامت و خطابت کے ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا لیکن یہاں باقاعدہ مدرسہ کی کوئی صورت نہ تھی بلکہ فرداً" فرداً" بعض باذوق طلبہ پڑھتے تھے۔ ایک صاحب نے بتایا کہ میں نے تین ماہ میں حضرت سے مکمل ہدایہ پڑھا ہے۔ ایک ساتھی نے بیس دن میں سراجی اور شرح نخبۃ الفکر پڑھی۔ ایک عالم نے بتلایا کہ میں اکیلا ہر روز حضرت سے بارہ اسباق پڑھتا تھا جب کہ میرے علاوہ دوسرے ساتھی بھی مختلف اسباق پڑھتے تھے۔

نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوتا تھا جس میں ابتداء ایک اور کبھی کبھار دو آدمی ہوتے تھے لیکن حضرت فرماتے ہیں کہ میں سامعین کی قلت و کثرت سے قطع نظر تمام ضروری تفاسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد پورا ایک گھنٹہ درس دیتا تھا اب جب کہ صبح کے درس میں مردوں کے علاوہ ڈیڑھ سو کے قریب عورتیں بھی ہوتی ہیں زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ درس ہوتا ہے صبح کا یہ عوامی درس جو کہ پچاس سال سے چل رہا ہے اس میں اب تک پندرہ بار مکمل قرآن کریم اور صحاح ستہ کے علاوہ مشکوۃ شریف' مسند احمد اور صحیح ابن حبان وغیرہ کئی کتب حدیث عوام کو سنائی جاچکی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت کی رہائش گاہ سے تقریباً" ایک میل کی مسافت پر گورنمنٹ ٹریننگ اسکول ہے وہاں زیر تربیت ٹیچرز میں درس دینے کے لئے گرمیوں میں عصر کے بعد اور سردیوں میں عشاء کے بعد پیدل تشریف لے جاتے رہے اور یہ سلسلہ بھی ایک دو سال نہیں پورے پینتیس سال بغیر کسی مفاد کے آپ چلاتے رہے۔ ضعف و انحطاط کے اس دور میں جب کہ درس قرآن کی مبارک محفلیں سمٹ کر رہ گئی ہیں اور سننے اور سنانے والے دونوں مفقود ہیں کے یقین آئے گا کہ اللہ کا ایک بندہ درس و تدریس کی ذمہ داریوں' تصنیف و تالیف کے مشاغل' مہمانوں کی کثرت' واردین و صادرین کے مختلف مذہبی سوالات کے جوابات ضرورت مندوں کے لئے تعویذات' دو بیویوں کے حقوق کی عدل و انصاف کے ساتھ ادائیگی اور نو بیٹوں اور تین بیٹیوں کی بہترین تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ عوام کی اصلاح اور فکری تربیت کی خاطر درس قرآن اور درس حدیث کے لئے بھی وقت نکال لیتا ہے جب کہ اس کے اخلاق کا یہ عالم ہو کہ اسے کسی چھوٹے اور بڑے کی دل شکنی گوارا نہ ہو' مہمانوں کے لئے کشادہ رو ہو' دستر خوان وسیع ہو' ملک کے گوشے گوشے سے تشنگان علم استفادہ کے لئے حاضر ہوتے ہوں' سیاسی اور مذہبی قائدین اپنے مسائل کے حل کے لئے اسے مرجع سمجھتے ہوں' کوئی بھی امیر اور غریب دن اور رات کے کسی بھی حصہ میں دامن کش ہو کر اپنے مسائل اور مشکلات کے حل کے لئے دعا اور دم کا طلب گار ہو جاتا ہو...... اس ہجوم کار میں درس و تدریس کی ذمہ داریوں کو پابندی وقت کے ساتھ نبھانا یقیناً امام اہلسنت کی زندہ کرامت ہے۔

نصرۃ العلوم میں خدمات

۱۹۵۲ء میں مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں قائم ہوا اور انتظامیہ کے مسلسل اصرار کے بعد ۱۹۵۵ء میں حضرت نے وہاں صدر مدرس اور ناظم تعلیمات کی حیثیت سے اپنی خدمات کا آغاز کیا۔ درس نظامی کی تقریباً تمام کتابیں کئی بار پڑھا چکے ہیں۔ ابتداء میں ابوداؤد شریف اور دیگر درجات کے مختلف اسباق آپ کے ذمہ تھے۔ ۱۹۵۸ء سے آپ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے اور بخاری شریف اور ترمذی شریف پڑھانا بھی آپ کی ذمہ داری ٹھہرا۔

پہلے پہل گکھڑ سے گوجرانوالہ روزانہ ریل گاڑی کے ذریعہ آتے تھے اور ریلوے اسٹیشن سے مدرسہ تک پون میل کا فاصلہ پیدل طے فرماتے تھے۔ بعد میں ریل گاڑی کے اوقات مناسب نہ ہونے کی وجہ سے بذریعہ بس تشریف لاتے' بس اسٹاپ سے مدرسہ تک پیدل تشریف لانے کی وجہ سے بعض شرپسندوں نے ایک خطرناک سازش اور شرارت کا تانا بانا تیار کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا منہ کالا کیا اور آپ کی حفاظت فرمائی۔ اس صورت حال کے پیش نظر مدرسہ کی انتظامیہ نے ۱۹۷۶ء میں گاڑی کا انتظام کر دیا جو حضرت کو گکھڑ سے لاتی اور واپس چھوڑ کر آجاتی ہے۔ اس گاڑی کو ذاتی ضروریات میں استعمال نہیں فرماتے اگر کبھی اضطراراً" بلاقصد و ارادہ بھی زائد از ضرورت استعمال ہو جائے تو اس کے چارجز مدرسہ کے فنڈ میں جمع فرماتے ہیں۔ اگر میں صرف ان واقعات ہی کا احاطہ کروں جو گاڑی کے استعمال میں آپ کی احتیاط کے متعلق مشہور ہیں تو دیانت و تقویٰ کی ایسی مثالیں سامنے آئیں گی کہ بڑوں بڑوں کے پسینے چھوٹ جائیں اور اسلاف کی یاد تازہ ہو جائے۔

پابندی وقت

حضرت کی ایک اہم خصوصیت اور عادت مبارکہ وقت کی پابندی ہے جو کہ اب عوام اور خواص سے دن بدن مفقود ہوتی جارہی ہے جلسوں' تقریبات اور درسگاہوں میں دیر سے جانا ایک معمول ہے اور اب تو یہ بات اتنی عام ہو گئی ہے کہ اسے معیوب بھی نہیں سمجھا جاتا (بلکہ بعض لوگوں کے نزدیک تو دیر سے آنا بڑا ہونے کی علامت ہے) جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی تنزلی اور پستی کے جہاں دوسرے بہت سے اسباب ہیں وہاں وقت کی ناقدری اور زیاں بھی ایک اہم سبب ہے کہنے والے نے سچ کہا ہے۔

تاریخ نے قوموں کے وہ دور بھی دیکھے ہیں
لمحوں نے خطا کی ہے صدیوں نے سزا پائی

لیکن حضرت امام اہلسنت کا نام پابندی وقت کے سلسلہ میں ایک روشن مثال ہے۔ سردی ہو یا گرمی' بہار ہو یا خزاں' امن ہو یا کہ جنگ' صحت ہو یا کہ بیماری وہ اپنے معمولات نبھانے کی بھرپور کوشش فرماتے ہیں اور حتی الوسع سبق کا ناغہ نہیں فرماتے۔ ریل اور بس کے سفر کی دھکم پیل اور ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ اور اب کبر سنی اور ضعف اور گوناگوں امراض کے باوجود سبق میں حاضری کو فرض منصبی خیال فرماتے ہیں۔ بعض اوقات آپ سبق پڑھا کر ملتان' ساہیوال' فیصل آباد اور دیگر شہروں میں جلسوں میں بیان کے لئے تشریف لے جاتے اور طول طویل سفر اور شب بیداری کے باوجود دوسرے دن آکر سبق پڑھاتے' پنجاب میں ساون بھادوں میں طوفانی بارشیں ہوتی ہیں' سڑکوں پر گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ طلباء تو یوں بھی چھٹی کا بہانہ تلاش کرتے ہیں بارش میں نووارد طلبہ کو یقین ہو جاتا کہ حضرت تشریف نہیں لائیں گے لیکن جونہی گھنٹے کا وقت ہوتا تو اس سے کچھ ہی آگے پیچھے ان کی آنکھیں یہ حیرت ناک اور عبرت آموز منظر دیکھتیں کہ ان کا استاد جوتے ہاتھ میں پکڑے' پائنچے اٹھائے ہوئے چہرے پر معصوم تبسم سجائے ہوئے بھیگتا بھاگتا مدرسہ کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہا ہے اور ایسا ایک دو بار نہیں بلکہ بارہا ہوا ہے حضرت کے معمولات پر نظر رکھنے والوں کو خوب اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کب گیٹ سے نمودار ہوں گے اور کب درسگاہ میں جلوہ افروز ہوں گے۔

دورہ تفسیر

۱۹۷۵ء میں بھٹو دور میں ضلع گوجرانوالہ سے منتخب ایک وزیر نے مدرسہ نصرۃ العلوم اور اس سے ملحق جامع مسجد نور کو بلا کسی قانونی جواز کے جبراً" اوقاف میں لینا چاہا تاکہ حق پرست اور حق گو علماء کو اظہار حق اور ابطال باطل سے روکا جاسکے۔ اہل حق اس باطل اقدام کے خلاف ڈٹ گئے اور انہوں نے گرفتاریاں پیش کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ انتظامیہ نے مدرسہ کو سالانہ تعطیلات میں خالی چھوڑنے کے بجائے دورہ تفسیر کا آغاز کر دیا اس میں آپ تقریباً" پانچ گھنٹے مسلسل پڑھاتے اور یہ دورہ یکم شعبان سے شروع ہو کر بیس یا بائیس رمضان المبارک تک مکمل ہوتا ہے۔ شرکاء درس کو اس میں علمی تحقیقات اور تفسیری نکات خوب سننے کو ملتے ہیں۔ دورہ تفسیر سے باقاعدہ فراغت حاصل کرنے والوں کی تعداد تقریباً چار ہزار اور دورہ حدیث کے فضلاء کی تعداد ڈیڑھ ہزار ہے لیکن واخلہ لئے بغیر استفادہ کرنے والے تلامذہ کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

معمولات

حضرت کے عام معمولات یہ رہے ہیں۔

تہجد کے لئے اول وقت میں بیدار ہوتے' نماز تہجد ادا فرما کر ضروری مطالعہ اور تلاوت قرآن کریم فرماتے' جب تک دونوں اہلیہ حیات تھیں نماز فجر سے قبل چائے سے ناشتہ کرتے' نماز کے بعد درس دیتے اور درس کے بعد نصرۃ العلوم کے لئے روانہ ہو جاتے۔ دونوں اہلیہ کی وفات کے بعد اب درس سے فارغ ہو کر ناشتہ فرماتے اور مدرسہ تشریف لے آتے ہیں۔ مدرسہ میں تشریف آوری کے ساتھ ہی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر بیان فرماتے ہیں جس میں درجہ ثالثہ اور اس سے اوپر کے تمام درجات کے طلباء کی حاضری لازمی ہے۔ پھر بخاری شریف اور ترمذی شریف کا سبق ہوتا ہے۔ (ضعف کی وجہ سے دیگر اسباق اب موقوف ہو گئے ہیں) اسباق سے فارغ ہو کر دور دور سے آئے ہوئے حضرات اور تلامذہ سے ملاقات اور حاجت مندوں کو تعویذات عنایت فرما کر گکھڑ واپس تشریف لے جاتے ہیں اور دوپہر کا کھانا تیار ہونے تک تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد نماز ظہر تک آرام فرماتے اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد طالبات کو پڑھاتے اور مطالعہ اور تصنیفی کام میں مصروف رہتے۔ عصر کے بعد گھریلو ضروریات دریافت فرما کر ان کا انتظام فرماتے اور اسکول میں درس کے لئے تشریف لے جاتے۔ واپس آکر اگر وقت ہو تو قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ نماز مغرب کے متصل بعد کھانا تناول فرما کر مطالعہ اور مسودات کی ترتیب و تہذیب میں لگ جاتے نماز عشاء کے بعد بھی یہی مشغلہ رہتا اور نماز عشاء کے ڈیڑھ دو گھنٹہ بعد آرام فرماتے۔

تصانیف

حضرت امام اہلسنت نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر کتابیں تصنیف فرمائی ہیں آپ کی تصانیف وسعت مطالعہ' قوی حافظہ' تحقیق اور جیتے' استدلال اور کمال کا شاہکار ہوتی ہیں۔ ان کے الفاظ شہ پارے اور جملے ادب کے شہ پارے ہوتے ہیں۔ برمحل اشعار کے استعمال سے عبارت پرلطف اور پرکشش ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طبقہ علماء میں سے عوام میں آپ کی کتابیں سب سے زیادہ پسند کی جاتی ہیں اور ایک ایک کتاب کے درجنوں ایڈیشن شائع ہوتے ہیں لیکن پھر بھی مانگ پوری نہیں ہوتی اور لوگ بازار میں آپ کی کتابوں کی عدم دستیابی کا شکوہ کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

پاکستان میں پائے جانے والے تقریباً ہر باطل فرقے کے خلاف آپ نے قلم اٹھایا اور حقیقت یہ ہے کہ حق ادا کر دیا ہے۔ بعض لوگوں نے جواب دینے کی کوشش ضرور کی ہے لیکن ان کی مثال سورج کے سامنے چراغ جلانے بلکہ اندھیرا پھیلانے کی سی ہے۔

آپ کی تقریباً" ہر کتاب اکابر علماء کی تقریظات اور تصدیقات سے مزین ہوتی ہے۔ مثلاً "تسکین الصدور" پر مولانا فخر الدین احمد صاحبؒ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند' مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحبؒ' مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ' مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی' مولانا خیر محمد صاحبؒ' مولانا شمس الحق صاحب افغانیؒ' مولانا محمد یوسف بنوریؒ' مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی' مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی' مولانا ظفر احمد صاحب عثمانیؒ' مولانا عبدالخالق صاحبؒ' مولانا خان محمد صاحب' مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ' مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ' مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ' مولانا مفتی احمد سعید صاحبؒ' مولانا نذیر اللہ خان صاحب' مولانا مفتی محمود صاحبؒ کی تقاریظ ہیں اور یہی حال آپ کی دوسری تصنیفات کا ہے۔ آپ کے انداز تحریر اور تحقیق انیق کی ان اکابر علماء نے بلند پایہ الفاظ میں تعریف کی ہے۔ مثلاً "راہ سنت" کے بارے میں حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ فرماتے ہیں:۔ "اس کتاب میں ممدوح نے محققانہ انداز میں سنن نبوی اور رسوم مروجہ میں مدلل اور موجہ فرق دکھلاتے ہوئے بہت سے ایسے گوشے سلف کی عبارات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات اور قرآن حکیم کی آیات سے کھول دیئے ہیں جو اب تک پس پردہ تھے۔

مصنف کی اور دوسری لطیف تصانیف بھی جہاں تک نظر سے گزریں' محققانہ اور متین انداز میں بیان کی حامل ہیں"

مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحبؒ فرماتے ہیں:۔

"میں نے "المنہاج الواضح یعنی راہ سنت" کو پڑھا زبان شستہ صاف' لہجہ دل آویز' جدال و رنگ مناظرانہ سے دور اور مضامین کی جامع کتاب ہے۔"

علامہ شمس الحق افغانیؒ فرماتے ہیں:۔

"میرے خیال میں مصنف دام فضلہ کی تمام تصانیف اگرچہ بجائے خود بہت مفید ہیں لیکن یہ کتاب دیگر تصانیف کی نسبت عوام و خواص دونوں کے لئے بے حد نافع ہے۔"

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ "مقام ابی حنیفہ" کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"باربار دل سے دعا نکلی' بحمد اللہ میری آرزو پوری ہو گئی' بلامبالغہ عرض ہے کہ میں خود لکھتا تو ایسی جامع کتاب نہ لکھ سکتا۔"

محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے ہیں:۔

"جناب محترم مولانا محمد سرفراز صاحب بارک اللہ فی حیاتہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ان خرافات کا عالمانہ و محققانہ جواب دیا' مولانا کا اسم گرامی تو عرصہ سے کانوں میں پڑتا رہا لیکن ان کو سمجھنے کا موقع اس کتاب سے ملا' انداز تحریر عالمانہ ہے' اردو شگفتہ ہے' اسلوب بیان موثر ہے' کہیں کہیں ادیبانہ ہے۔"

مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مصنف دامت معالیہ دور حاضر کے متقین مصنفین میں سے شمار ہوتے ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء و جعل یاتی فی تقویۃ شرعیۃ العلیا و میر آخرتہ خیرا" من الاولی و ماذالک علی اللہ بعزیز"

امام اہلسنت نے متنوع موضوعات پر تقریباً ساٹھ کتابیں لکھی ہیں رد باطل آپ کا خاص موضوع ہے حال ہی میں آپ کی تقریر ترمذی "خزائن سنن" کے نام سے اور بخاری شریف پر آپ کے افادات "احسان الباری" کے نام سے شائع ہو گئے ہیں۔

سیاسی جدوجہد

علماء کرام کے اصرار پر کافی عرصہ جمعیت کے ضلعی امیر رہے اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے آپ کی سیاسی بصیرت اور جرات مندی کا ایک زمانہ معترف ہے قومی اتحاد کی جانب سے یادش بخیر "تحریک نظام مصطفیٰ" کے دوران حضرت کی قیادت میں مسجد کی ناکہ بندی کے باوجود جلوس نکالا گیا۔ فوجی جوانوں نے لکیر کھینچ کر آگے گزرنے سے منع کیا حضرت نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے فوجیوں نے سرخ فیتہ لگا کر پوزیشنیں سنبھال لیں اور فوجی آفیسر نے دھمکی دی کہ اس سے آگے نکلنے کی کوشش کی تو گولی چلا دی جائے گی۔ حضرت نے فرمایا کہ مسنون عمر (۶۳ سال) پوری کر چکا ہوں اس سے بہتر کیا ہو گا کہ شہادت کی موت نصیب ہو جائے۔ یہ تاریخی جملہ ادا کر کے آپ کے قدم آگے بڑھ گئے اور فوجی جوان راستہ چھوڑ کر ادھر ادھر ہو گئے بعد میں حضرت کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ اس سے قبل ختم نبوت کی تحریک میں بھی آپ جیل جا چکے تھے۔

اہل و عیال

حضرت کی دو اہلیہ تھیں ان کے درمیان عدل و انصاف اور اولاد کے ساتھ یکساں محبت اور پیار کی مثال اس دور میں مشکل ہے آپ کے یکساں سلوک کی وجہ سے دونوں میں مثالی محبت تھی چنانچہ ایک اہلیہ کی وفات کے صدمہ کو دوسری اہلیہ برداشت نہ کر سکیں اور کچھ عرصہ بعد وہ بھی انتقال فرما گئیں۔

اولاد کی تعلیم و تربیت کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ آپ کے نو بیٹے اور دو بیٹیاں حفظ قرآن اور دینی علم کی دولت سے مالا مال ہیں۔ صرف بڑی بیٹی انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے حفظ قرآن سے محروم رہیں۔ تینوں بیٹیوں نے ترجمہ قرآن کریم اور درس نظامی کی تعلیم خود حضرت سے حاصل کی...... آپ کی تمام اولاد کسی نہ کسی شعبہ میں دینی خدمات سے منسلک ہے اور اس دور نامعقول میں یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

بقیہ... شورش کاشمیریؒ

میاں شہباز احمد اور بھاری بھرکم سہیل ضیاء بٹ بھی پائے جا رہے تھے۔ سہیل ضیاء بٹ نے دم خم اور ٹھیٹے لہجے میں بات کر کے دانش کا مظاہرہ کر دکھایا۔۔۔ آغا صاحب کے دیرینہ دوست اور خاکسار کارکن لطیف بٹ بھی نرالی آن بان سے موجود تھے.........

از: عبدالرؤف نوشہروی

وسطِ ایشیاء کی نو آزاد مسلم ریاستیں

وسطِ ایشیا (تاشقند، سمرقند، بلخ، بخارا وغیرہ) کو اسلامی تاریخ اور ثقافت میں بہت اہم مقام حاصل ہے یہ وہ خطہ ہے جس نے امام بخاری امام ابو حنیفہ اور امام ترمذی جیسے محدث اور فقیہ پیدا کیے اور اس طرح وہاں اسلامی تعلیمات راسخ بنیادوں پر استوار ہوئیں بعد میں اس خطے پر جو بیتی اس سے ہم بے تعلق نہیں رہ سکتے۔

اس علاقے میں اسلام کی شعاعیں خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کے زمانے میں پہنچیں۔ شمالی آذربائیجان میں اسلامی افواج کا ایرانی سپہ سالار یزدگرد کی فوجوں سے مقابلہ ہوا۔ اور ۲۲ھ میں آذربائیجان کے حکمران اسفند یار کو بکر بن عبداللہ اور عتبہ بن فرقد کے ہاتھوں شکست ہوئی جب کہ بقول بلاذری حذیفہ نے آذربائیجان فتح کیا۔ آرمینیا کے حاکم شہر یار نے ہتھیار ڈال دیے اور موقان پر قبضہ ہو گیا اس طرح چلتے چلتے عبدالرحمٰن دو دلگا دریا تک پہنچ گیا۔ سعید بن امیہ نے جارجیا میں پہلی اسلامی حکومت قائم کی اور پھر یہ تینوں علاقے بصرہ میں مقیم عبداللہ بن امیر کے زیر نگرانی آ گئے۔

اس کے بعض کمانڈروں نے افغانستان کے کچھ حصوں کو بھی زیر کیا بلخ کے بدھ حاکم نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور ۵۴ھ میں مسلم کمانڈر عبیداللہ بن زیاد نے آمو دریا (Oxus) کو پار کیا ۵۵ھ میں سعید بن عثمان نے مغربی ترکستان میں پیش قدمی جاری رکھی اور ترکمان خاقان کی ۲۰ ہزار فوج نے شکست مان لی۔ بخارا بہ بغیر کسی مقابلے کے قبضہ ہو گیا۔ سمرقند فتح کرنے میں صرف تین دن لگے بعد ازاں قرب و جوار کا دیگر علاقہ فتح کرنا آسان ہو گیا ۶۱ھ میں مسلم بن زیاد نے خوارزم کا جو باغی سرداروں کا گڑھ تھا۔ محاصرہ کیا وہ ۲ ملین دینار جزیہ دینے پر راضی ہو گئے ۸۶ھ میں حجاج بن یوسف نے قتیبہ بن مسلم کو مفتوحہ خراسان کا حاکم مقرر کیا اور اس طرح ترکستان نیز آمو دریا کے اس پار کے علاقے اسلام سے متعارف کرانے کا کام مکمل ہوا۔

دراصل ان علاقوں میں مشکل یہ پیش آئی کہ لوگ وقتی طور پر مطیع اور مسلمان ہو جاتے تھے۔ لیکن عرب فوجوں کی مراجعت کے بعد پھر منحرف ہو جاتے تھے۔ اس لیے بعض علاقوں پر بار بار فوج کشی کرنی پڑتی تھی“ ۹۰ھ میں بخارا اور ۹۳ھ میں خوارزم کو دوبارہ فتح کیا گیا۔ امیر قتیبہ نے اپنے بھائی عبیداللہ کو خوارزم کا حاکم مقرر کیا اور خود سمرقند کے بتوں کا صفایا کرتے ہوئے وہاں ایک شاندار مسجد بنوائی۔ اس کے بعد قتیبہ تاشقند (شاش) کا خان (فرغانہ) اور کاشغر کو فتح کرتے ہوئے چینی سرحد تک بڑھتا چلا گیا۔ خاقانِ چین نے سمرقند والوں کی مدد کی تھی اس کو صلح صفائی ہو گئی۔

قتیبہ بن مسلم کے بعد یزید بن مہلب خراسان کا گورنر بنا اور اس نے فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا مغربی ترکستان ماوراءالنہر مشرقی ترکستان (سنکیانگ) وغیرہ سب اسلامی قلمرو میں شامل ہو گئے یہاں تک کہ آرمینیا جارجیا کاکیشیا اور یورپی روس تک اسلام کی روشنی پھیل گئی البتہ حالات اس وقت کسی قدر بہتر ہوئے جب خلیفہ بغداد نے ترکوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا۔ اس پر ترک قبائل میں بھی اسلام کے قدم جم گئے مگر یہ بقول آرنلڈ دسویں صدی کے وسط سے پہلے نہ ہو سکا جب ایلخانی خاندان کا بانی مسلمان ہو گیا اور اس قوم کے دو ہزار خاندانوں نے اس کے ساتھ اسلام قبول کیا اور پھر یہ باقی ترکوں کے مقابلے میں ترکمان کہلائے بعد میں یہی ترکمان دینِ حق کے علمبردار بن گئے اور ان کی وجہ سے دریائے جیحون (آمو دریا) اور سیحون (سر دریا) کا پورا علاقہ اسلامی تہذیب کا گہوارہ بن گیا اور یہیں تاتاری حکمران قازان سے لے کر بحیرۂ قزوین (استراخان) تک حکمرانی کرتے رہے۔

اسلامی تاریخ کے اکثر و بیشتر فقہا، محدثین، مفسرین، متکلمین، جغرافیہ دان نعت نویس اور دیگر معاشرتی علوم کے ماہرین اور ادبا کو جیسا کہ ابتدا میں اشارہ ہو چکا اسی سرزمین نے جنم دیا مگر خدائی قانون سے مفر نہیں ہر کمال کے زوال والے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم، مسلمان حکمرانوں میں اختلاف پیدا ہوئے وہ ایک متحدہ اسلامی سلطنت قائم کرنے اور اسلامی ریاستوں کے مابین خوشگوار تعلقات قائم رکھنے میں ناکام رہے باہمی جنگ و جدل پر اتر آئے اس سے زاران روس نے عیسائیت کا پرچم اٹھا کر ان کی کمزوریوں اور داخلی جھگڑوں سے فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کی مختلف خانیوں (ریاستوں) کو جو اخلاقی پستی کا شکار ہو چکے تھے ایک ایک کر کے ہڑپ کرنے لگے۔ عیسائی حکمران ایوان چہارم کا مسلم علاقوں پر حملوں کا آغاز ۱۵۵۲ء میں ہوا جب ہندوستان میں سوری حکومت کا دور تھا اور ہمایوں تخت و تاج دوبارہ حاصل کرنے کے لیے کوشاں تھا۔

سب سے پہلے قازان جو ۴۰۰ سال تک اسلامی مرکز بنا رہا تھا ہاتھ سے نکل گیا، ۱۵۵۵ء میں استرا خان کا سقوط عمل میں آیا اور پھر تدریجاً دولگا کا پورا علاقہ ایوان کے قبضے میں چلا گیا، صلیبی جنگوں کا بدلہ لینے کے لیے پورا یورپ اس وقت ایوان کے جانشینوں کی پشت پر تھا چنانچہ

۳۰۰ سال کے اندر اندر روسی طاقت اورال پہاڑ عبور کر گئی اور باشکر کے اسلامی علاقے کو زیر کرتے ہوئے شمال میں بحر زروین اور مشرق میں مغربی سائبیریا تک پہنچ گئی پھر ۱۸۰۵ء تک یہ تمام علاقہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا دینی طبقے اور عوام نے حتی الوسع بگڑتے ہوئے حالات کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ ۱۷۷۲ء میں کاکیشیا (قفقاس) پر قبضے کے موقع پر ایک نقشبندی بزرگ ملا محمد غازی محمد اپنے شاگردوں اور مریدوں کو ساتھ لے کر اٹھے ان کے شاگرد امام شامل نے جہاد جاری رکھا اور ۱۸۵۹ء یعنی ۱۲۰ سال تک مسلمان روسی زاروں کی مزاحمت کرتے رہے۔

روسی قیادت نے ترکستان میں بخاری، ترمذی، خوارزمی اور فارابی کی زمین کو بری طرح تاراج کیا اول کی فوج نے تاشش (تاشقند) کے دارالحکومت سمرقند پر قبضہ کیا۔ خوقند (فرغانہ) کے مسلمان سال بھر مقابلہ کرتے رہے بدقسمتی سے ۱۸۷۳ء اور ۱۸۸۴ء میں شاعر مروزی، امام ابن حنبل اور فضیل بن عیاض کا وطن مرو، امام نسائی کا شہر نسا، امام سرخسی کا مسکن سرخس اور امام بیہقی کا شہر بیہق بھی روسی زاروں کی چیرہ دستی کا شکار ہو گئے تاہم مسلمانوں کے اندر آزادی کی تحریکیں چلتی رہیں اور سرفروشی کا سلسلہ جاری رہا۔ ۱۹۱۷ء میں لینن کی قیادت میں بالشویک اٹھے جنہوں نے مسلمانوں کو زار روس کے چنگل سے نکلنے کے لیے بالشویک تحریک کا ساتھ دینے کو کہا کچھ مسلمان الگ رہے۔ کچھ نوجوان فریب میں آ گئے۔ اس طرح کمیونزم کا نظام مسلمانوں پر بھی مسلط ہو گیا اس کے بعد وہاں مسلمانوں کے اوپر جو بیتی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں یہاں تک رحمت خداوندی جوش میں آئی روسی نظام میں دراڑیں پڑنے لگیں ۱۹۸۵ء میں گورباچوف کی اصلاحات کا آغاز ہوا۔ اور اس طرح روس کی مسلم آبادیوں کو بھی ان حالات سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔ دینی مراسم کی ادائیگی کی کسی قدر روسی یہودیوں کے مقابلے میں بہت کم، آزادی حاصل ہوئی مسجدیں اور دینی ادارے بنانے کی اجازت ملی قدیم مساجد واگذار ہوئیں اور ان کی مرمت اور رنگ و روغن کا سلسلہ شروع ہوا۔

بقول مفتی قازقستان محمد صادق کے "اسلام روس میں دوبارہ آ رہا ہے اور مسلمانوں کی تحریک میں نئی زندگی آ گئی ہے اور امید ہے یہاں جلد ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا۔"

عربی رسم الخط بحال ہو رہا ہے اور کچھ مبلغین جو عرب کی اسلامی یونیورسٹیوں کے سند یافتہ ہیں میدان میں اتر آئے ہیں تاکہ اسلامی تشخص یہاں دوبارہ اجاگر کیا جائے اس طرح پوری قوم جوش و خروش اور ولولے کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔

گورباچوف کی اصلاحات سے یہودیوں کو زیادہ فائدہ پہنچا جب کہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی محدود رہی مثلاً جب آذربائیجان میں مسلمانوں نے آزادی کی تحریک کو آگے بڑھایا تو ٹینک میدان میں آ گئے جب کہ آرمینیا میں یہودیوں کے ساتھ انہوں نے مذاکرات سے کام لیا۔ تاہم اسلامی تحریک آگے بڑھ رہی ہے۔

اکتوبر ۱۹۹۰ء کو امام ترمذی کے بارہ سو سالہ سن پیدائش پر ایک عظیم الشان عالمی کانفرنس منعقد ہوئی اس موقعے پر امام ترمذی کے علاوہ دیگر محدثین و فقہا کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مسلم علاقوں میں اسلامی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں جو وہاں کے قدیم اہل کمال سے منسوب ہوں مثلاً امام بخاری یونیورسٹی، امام مسلم یونیورسٹی، امام ابو اللیث سمرقندی یونیورسٹی وغیرہ تاکہ اس علاقے کے سات کروڑ مسلمانوں کی علمی ضروریات بھی پوری ہو سکیں۔

دوسرا مطالبہ یہ کیا گیا کہ ان مساجد کی جو خستہ حال ہیں یا منہدم ہو چکی ہیں مرمت کی جائے اور جو بطور اصطبل یا گودام استعمال ہو رہی تھیں انہیں واگذار کیا جائے لوگوں نے اس کار خیر کے لیے عطیات پیش کیے۔

تیسرا مطالبہ یہ ہوئی کہ اسلامی ممالک سے وفود بھیجے جائیں تاکہ ان نو آزاد مسلم ریاستوں قازقستان، تاجکستان، ازبکستان وغیرہ میں سرمایہ کاری کر کے کارخانے لگوائے جائیں اور اس طرح مقامی باشندوں کی فنی مہارت بروئے کار لائی جا سکے۔ نیز زراعت اور سیاحت کو فروغ دیا جائے۔

اسلام کی چنگاری جو پرانی نسل (خصوصاً خواتین) نے اپنے سینوں میں چھپا رکھی تھی موافق حالات میسر آنے پر چمک اٹھی نئی نسل بھی پریشان حالی اور اطمینان قلب کے فقدان کے سبب) متاثر ہوئے۔ بہرحال اب حالت یہ ہے کہ جمعے کے روز جگہ نہ ملنے پر مساجد کے باہر سڑکوں اور پارکوں میں صفیں بچھا کر لوگ نماز پڑھتے دکھائی دیتے ہیں نوجوان اور کم سن بچے بھی (جن کی مذہبی تعلیم چوری چھپے جاری تھی) قرآن خوش الحانی سے پڑھتے ہیں اور حسن قرات کے مقابلے ہوتے ہیں سعودی حکومت نے ہزاروں کی تعداد میں قرآن پاک "تحفتاً" بھیجے ہیں ماسکو اور ترکمان میں البرکہ گروپ نے اسلامی بینک کھولنے کا بھی اہتمام کیا ہے جو سود سے پاک کاروبار کرتے ہیں پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کو بھی اس موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہیے ہم خرما و ہم ثواب اس طرح چینی ترکستان سے لے کر بلقان تک اسلامی پٹی مستقبل میں ان شاء اللہ اسلام کی مضبوط اور محکم دیوار ثابت ہو گی۔

سرکاری دعوت اکیڈمی کو بھی اپنی کارکردگی دکھانے کا یہ سنہری موقع ہے اس طرح مبلغین علماء دانشوروں اور طلباء کے وفود بھیجے جائیں جو خالص مذہبی جذبے سے وہاں خدمت کریں کسی نوع کا جذبہ استحصال ذہن میں نہیں ہونا چاہیے، تاکہ قدیم رشتے اور روابط دوبارہ پیدا ہوں اور باہمی اعتماد کی فضا پروان چڑھے۔

خیال رہے کہ امریکہ اور یہودی اس صورت حال سے بے خبر نہیں، باکو کے تیل پر ان کی نظر ہے وہ قومیت مسلک اور زبان کے بہانے انہیں لڑائیں گے اگرچہ دنیا کے اکثر ممالک کثیر نسلی کثیر لسانی اور کثیر قومی ہیں، لہٰذا یہ اب ان نو آزاد مسلمان ممالک کے سیاست دانوں کی حکمت عملی پر منحصر ہے کہ وہ حالات کو بگڑنے سے روکیں اور اپنی توانائی کو مرکز سے دور مختلف ریاستوں

باقی صفحہ نمبر ۲۲ پر

ختم نبوت

کے نام سے تبلیغی جماعت کے خلاف مہم

اس مہم کے خفیہ مگر جانے پہچانے کردار ایک تیر سے دو شکار کھیلنا چاہتے ہیں

تشدد پسند اور مساجد پر قبضہ کرنیوالی تنظیموں نے کراچی کو فرقہ وارانہ آگ میں جھونک دیا

عالمی مجلس اور ادارہ ختم نبوت کا تبلیغی جماعت کیخلاف تقسیم ہونیوالے ٹریکٹ سے کوئی تعلق نہیں

"ختم نبوت پاکستان" کے نام سے ایک فوٹو اسٹیٹ ٹریکٹ نظر سے گزرا جس میں تبلیغی جماعت پر بے بنیاد قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں تبلیغی جماعت کا یہ باغ جو بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ نے میوات کے گمراہیت کے بے حاجرہ علاقے میں لگایا تھا آج اس باغ کا پھل اور اس کے پھولوں کی خوشبو پوری دنیا میں پہنچ چکی ہے اور پہنچتی رہے گی۔

حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ نے جن دنوں تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھی ان دنوں مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ کوئی عالم دین ایک ایسی بستی میں گئے جہاں ہندو زیادہ تھے وہاں جاکر انہوں نے پوچھا کہ یہاں کوئی مسلمان گھر بھی ہے۔ ہندوؤں نے کہا جی ہاں! ایک ہندو ان کے ساتھ ہولیا اور انہیں مسلمان کے گھر چھوڑ آیا۔ وہ عالم دین ان کی حالت کو دیکھ کر حیران ہوگئے کیوں کہ نماز روزہ تو کجا ان کی عادات و خصائل بھی ہندوانہ تھے۔ انہوں نے گھر کے مالک سے پوچھا تم مسلمان ہو؟ اس نے انتہائی خوشی کے انداز میں سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا جی ہاں! ہمارا سارا خاندان مسلمان ہے۔ اس پر عالم دین نے پوچھا کہ تمہارے پاس مسلمان ہونے کی نشانی کیا ہے؟ جس پر وہ تیز تیز قدموں اندر گیا اور وہاں سے ایک پوٹلی اٹھا کر لایا اور کہا جناب یہ ہے ہمارے مسلمان ہونے کی نشانی پوٹلی جو انتہائی خوشنما تہہ در تہہ بہت سے خوبصورت کپڑوں میں بندھی ہوئی تھی وہ تہہ در تہہ پوٹلی کھولتا چلا گیا کافی تہیں الٹنے کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں مٹی کے لوٹے کے ٹکڑے تھے اس نے وہ ٹکڑے عالم دین کو دکھاتے ہوئے کہا کہ جناب! یہ ہے ہمارے خاندان کے مسلمان ہونے کی نشانی۔

عالم دین اس پوٹلی کو دیکھ کر ششدر رہ گئے اور کف افسوس ملنے لگے پھر انہوں نے دریافت فرمایا کہ یہ نشانی کیسے ہوگئی تو اس نے کہا کہ یہ نشانی اس طرح ہے کہ ہمارے دادا پردادا نمازیں پڑھا کرتے تھے اور لوٹے کے ٹکڑے جو آپ نے ملاحظہ فرمائے یہ صحیح سالم لوٹا تھا اس میں وہ وضو فرمایا کرتے تھے وہ عالم دین سر پکڑ کر بیٹھ گئے انہیں ڈانٹ ڈپٹ بھی نہ کی کہ جاہل اور ان پڑھ تھے جو ٹوٹے ہوئے لوٹے کو ہی اپنے مسلمان ہونے کی نشانی سمجھ رہے تھے۔

بہرحال یہ تو ایک گاؤں تھا نامعلوم کتنے ہی گاؤں ایسے

از: محمد حنیف ندیم

ہوں گے جہاں مسلمان تو ہوں گے لیکن وہ اپنے مسلمان ہونے کی نشانی لوٹے، تخت اور مصلی کو ہی سمجھتے ہوں گے۔

راقم الحروف کا تعلق ضلع سہارنپور کے ایک گاؤں سے ہے جس کا نام "کونڈہ کلاں" ہے وہاں سب راجپوت آباد تھے اور اب بھی ہیں یہ گاؤں دریائے جمنا کے کنارے واقع تھا جو اب دریا برد ہونے کی وجہ سے دوسری جگہ آباد ہوگیا اس گاؤں میں مسجدیں بھی تھیں لیکن غیر آباد .... مسلمانی یہ تھی کہ جب دریائے جمنا چڑھتا تو وہ اس عقیدے کی بناء پر کہ ہمیں دریا نقصان نہیں پہنچائے گا ایک زندہ بھینسا اس کی نذر کیا کرتے تھے بھینسا اگر دریا کی طوفانی لہروں کی لپیٹ میں آکر مرجاتا تو کہتے کہ دریائے جمنا ہم سے خوش ہوگیا اور اس نے ہماری نذر قبول کرلی اگر زندہ بچ جاتا تو وہ آزاد ہوتا تھا جس کی کھیتی کو چاہے بگاڑے اسے کچھ نہیں کہا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں اس موقع پر جمنا کنارے دیگوں میں میٹھا دلیہ پکا کر بچوں کو کھلایا جاتا تھا دلیے کی نذر بھی جمنا ہی کے نام سے منسوب ہوتی تھی۔

یہ تبلیغی جماعت اور دارالعلوم دیوبند کا اثر ہے کہ آج وہاں اس قسم کی جاہلانہ رسومات کا یکسر خاتمہ ہوچکا ہے علم کا نور آچکا ہے ان میں تبلیغی شعور پیدا ہوگیا ہے مسجدیں آباد ہیں، دینی مدرسہ کا اجراء بھی ہوچکا ہے۔ پچھلے دنوں خانقاہ رائے پور شریف کے ایک استاذ محترم یہاں تشریف لائے وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر لینے کی غرض سے یہاں آئے تھے کیونکہ خانقاہ شریف رائے پور کے مفتی صاحب کو کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کا نائب امیر چن لیا گیا تھا بہرحال جو لٹریچر یہاں موجود تھا انہیں پیش کیا گیا باقی کی ملتان مرکزی دفتر سے پوری کردی۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے جو لٹریچر یہاں گیا وہ وہاں شائع کیا گیا ہوگا۔ بہرحال فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہندوستان میں بھی انتہائی منظم انداز میں ہورہا ہے۔

میں نے ایک گاؤں اور خود اپنے قصبے کی جہالت کا ذکر کیا یہ جہالت صرف وہیں تک محدود نہیں تھی بلکہ ہندوستان کی یہی صورت حال تھی کہنے کو وہ مسلمان تھے لیکن ان کے رسم و رواج اور طور طریقے سب ہندوانہ تھے یہ دارالعلوم دیوبند اور اس کے بعد تبلیغی جماعت کا فیضان تھا کہ آج وہاں سے جہالت کی تمام تر تاریکیاں کافور ہوچکی ہیں نور توحید سے پورا ہندوستان جگمگا رہا ہے۔ رائے پور سے آنے والے مولوی صاحب نے مجھے بتایا کہ آپ کے گاؤں

کے چھ بچے ہمارے ہاں قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔ للہ الحمد۔

میں ذکر کر رہا تھا کہ آج کل ایک فوٹو اسٹیٹ ٹریکٹ تبلیغی جماعت کے خلاف ہر جگہ بذریعہ ڈاک بھیجا جارہا ہے جس کے نیچے ختم نبوت پاکستان کا نام لکھا ہے پڑھنے والے کو اس سے یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ

۱۔ شاید یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔

۲۔ شاید ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کی طرف سے ہو اور

۳۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں اداروں کی طرف سے ہو اور نیچے دونوں کے نام لکھنے کی بجائے مختصرا ختم نبوت لکھ دیا ہو ظاہر ہے کہ پڑھنے والے کا ذہن اسی طرح جائے گا۔

جس کسی کی طرف سے بھی یہ ٹریکٹ جاری کیا گیا ہے اس نے ایک تیر سے دو شکار کھیلنے کی کوشش کی ہے ان کا خیال ہو گا کہ ختم نبوت کا نام لکھنے سے

۱۔ مجلس ختم نبوت بدنام ہوگی اور عوام اسے برا بھلا کہیں گے

۲۔ چونکہ تبلیغی جماعت پوری دنیا میں مقبول و معروف ہے اور ختم نبوت بھی عالمی تنظیم ہے اس لئے ختم نبوت کی طرف سے جو بات تبلیغی جماعت کی طرف منسوب ہوگی عوام اس کا اثر لیں گے اور اس کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔

ہم اس سلسلہ میں اتنا ہی عرض کریں گے کہ پچھلے کچھ عرصے سے ایک گروہ کی طرف سے انتہائی منظم انداز میں پورے ملک میں عموما اور کراچی میں خصوصا فرقہ واریت کو زور و شور سے ہوا دی جارہی ہے مساجد پر قبضہ کی کوششیں ہورہی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے انداز میں ایک جماعت بھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE MESSAGE

SAUDI GAZETTE / Friday October 2, 1992

Why do we condemn the Ahmadiyyas?

I HAVE noticed a sustained campaign in *The Message* which attacks the Ahmadiyya Anjuman as non-believers. I come from a Western country where many have fled after being banned by Pakistan. They assure me they practice Islam, and the only difference, they maintain, is that they accept Mirza Ghulam Ahmed as a *mujaddid* (reformer).

So why the hatred?

Henry A., Jeddah

You are right. We have on several occasions attacked the heretical religion of the Ahmadiyyas and Qadiyanis. And we were serious about it.

Despite what the Ahmadiyyah Anjumaa may have told you, Mirza Ghulam Ahmed claimed Prophethood (indeed he also claimed to be God but that we shall deal with in a upcoming article). He was neither prophet nor *mujaddid*.

Anyone who claims Prophethood after Muhammad (pbuh) is a non-believer and anyone who follows such a person is also a non-believer.

Pakistani did not ban them: they were only declared a separate religion. And that they certainly are.

آپ قادیانیوں کیخلاف کیوں لکھتے ہیں؟

روزنامہ سعودی گزٹ کے اسلامی صفحہ کے ایڈیٹر کے نام ایک عیسائی کا خط اور اس کا جواب

الریاض سعودی عرب
محمد اکرم فضل نمائندہ "ختم نبوت"

"آپ اپنے اخبار میں اکثر اور بیشتر قادیانیوں اور احمدیوں کے خلاف کیوں تحریر کرتے رہتے ہیں؟" یہ سوال یہاں جدہ میں مقیم ایک عیسائی جس کا مختصر نام (HENRY A) ہے کی طرف سے یہاں کے مشہور انگریزی روزنامہ "سعودی گزٹ" کے "ایڈیٹر انچارج اسلامی صفحہ" کو ارسال کیا گیا جس کا اردو ترجمہ اور اخبار مذکورہ کا متعلقہ کالم جس میں فاضل ایڈیٹر کی طرف سے مذکورہ بالا سوال کا جواب بھی موجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

سوال۔ جناب ایڈیٹر میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ اپنے اخبار کے دینی صفحہ (THE MESSAGE) میں قادیانیوں اور احمدیوں کے خلاف مسلسل تحریر کرتے رہتے اور مسلسل ان کو کافر تحریر کرتے رہتے ہیں جب کہ میں ایک مغربی ملک سے سعودی عرب میں آیا ہوں اور میرے ملک میں پاکستان سے فرار ہو کر بے شمار قادیانیوں نے پناہ حاصل کر رکھی ہے۔ کیوں کہ پاکستان میں قادیانیت پر پابندی لگادی گئی ہے جب کہ قادیانی مجھے یقین دلاتے ہیں کہ وہ اسلام ہی کے پیروکار ہیں اور وہ مرزا غلام احمد کو ایک مجدد کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں اور اس کی اسی حیثیت میں پیروی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں اور دیگر مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہے پس ان (قادیانیوں) سے کیوں نفرت کی جاتی ہے؟

جواب۔ آپ کی یہ بات بالکل درست ہے کہ ہم نے کئی مواقع پر اپنے کالم میں قادیانیوں اور احمدیوں سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور اس معاملہ میں ہم بالکل سنجیدہ ہیں اور یہ کہ انجمن احمدیہ یا قادیانیوں اور احمدیوں وغیرہ نے آپ کو اپنے اور قادیانیت کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے کیوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف یہ کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ خود کو خدا کہا ہے جس کی تفصیل ہم بعد میں کسی موقع پر بیان کریں گے۔ حقیقت میں نہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھا اور نہ ہی مجدد۔ لہٰذا جو کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے اور جو کوئی بھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے شخص کی پیروی کرے وہ بھی کافر ہے مزید یہ کہ حکومت پاکستان نے ان لوگوں (قادیانیوں / احمدیوں وغیرہ) کو اپنے ملک سے دربدر نہیں کیا بلکہ ان کو کافر قرار دیا ہے اور یہ کہ اس بات میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

عرصہ ہوا بنائی گئی اور فرقہ وارانہ اجتماعات میں تبلیغی جماعت کے خلاف دھواں دھار تقریریں ہوتی ہیں آسمان کا تھوکا ہمیشہ منہ پر آتا ہے ان فرقہ پرستوں کو یہ بات معلوم نہیں کہ تبلیغی جماعت کی بنیاد خلوص پر رکھی گئی جو پہلے میوات کے علاقہ تک محدود تھی اب اسلام کی تبلیغ کے لئے اس کی حدود کسی ایک علاقے یا ملک تک نہیں بلکہ پوری دنیا تک وسیع ہو چکی ہیں۔ خلوص نیت کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ اندرون و بیرون ملک جو بھی تبلیغی وفود تشکیل پاتے ہیں وہ اپنا بوریا بستر کپڑے اور خورد نوش کے لئے مناسب رقم لے کر نکل تے ہیں تین دن یا دس دن تو معمولی بات ہے چالیس دن چار ماہ اور بعض نیک فطرت ایسے بھی ہیں جو پورا سال تبلیغ کے لئے وقف کر دیتے ہیں بعض نے تو اپنی زندگی ہی تبلیغ کے لئے وقف کر دی ہے۔

تبلیغی جماعت کا پروگرام کوئی نیا یا خود ساختہ نہیں بلکہ انبیاء علیہم السلام کا مشن ہے انبیاء کرام کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں انہیں دعوت توحید کی وجہ سے قتل کیا گیا جیسا کہ قرآن پاک میں موجود ہے **"ویقتلون النبیین بغیر حق"** ہمارے نبی کریم سرور کون و مکاں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ دین کے راستے میں بہت زیادہ تکالیف اٹھانا پڑیں آپ کو ہر طرح سے ستایا گیا قتل کے منصوبے ترتیب دیئے گئے۔ طرح طرح کے الزامات لگائے گئے۔ اونٹ کی گندی اوجھڑی عین حالت نماز میں آپ ﷺ کے جسم اطہر پر ڈالی گئی۔

وہ کون سا ظلم و ستم تھا جو کفار و مکہ نے روا نہ رکھا ہو لیکن آپ ﷺ کے پائے استقامت میں ذرہ بھر لغزش نہیں آئی آپ ﷺ برابر تبلیغ میں مصروف رہے۔ تبلیغ کے دو حصے ہیں

۱۔ ایک حصہ دین اسلام کی تبلیغ اور اصلاح کا ہے۔

۲۔ دوسرا حصہ یہ ہے کہ اگر کفار حق کا راستہ روکنے کے لئے برسرپیکار ہو جائیں تو ان کے ساتھ جہاد کیا جائے تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے یہی دو مشن تھے آپ جہاں داعی الی اللہ تھے وہاں مجاہد فی سبیل اللہ بلکہ سپہ سالار بھی تھے۔

آج ملک پاکستان اور اور بیرون ملک بہت سی جماعتیں اور ادارے اس محاذ پر کام کر رہے ہیں سیاسی میدان میں بہت سی تنظیمیں کام کر رہی ہیں جب کہ باطل قوتوں خصوصاً فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برسرپیکار ہے۔ میدان جہاد ہو تو حرکۃ المجاہدین اور حرکۃ الجہاد الاسلامی جیسی تنظیمیں بے سروسامانی کے باوجود میدان میں ڈٹی ہوئی ہیں یہاں تک کہ روس جیسی سپر طاقت کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور وہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی یہ انہی کے جہاد کا اثر ہے کہ ازبکستان سمیت نو مسلم ریاستیں جہاں سے علم حدیث اور علم فقہ کا نور پوری دنیا میں پھیلا تھا آج وہ آزاد ہو چکی ہیں اور پھر سے اپنے گمشدہ وقار کو بحال کرنے میں مصروف ہیں اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ گزشتہ دنوں عالمی مجلس کے ایک وفد نے ازبکستان کا کامیاب ترین دورہ کیا۔

قرآن و حدیث اور اجماع امت کے مطابق اب کوئی نئی نبوت اور نئی شریعت نہیں آئے گی بقول شاعر ختم نبوت الحاج سید امین گیلانی مدظلہ۔

فرما گئے یہ ختم نبوت کے تاجدار
تاحشر میرے بعد نبوت نہ آئے گی
قرآن وہ کتاب ہدایت ہے جس کے بعد
بے شک کوئی کتاب ہدایت نہ آئے گی
میں ہوں وہ جس پہ دین کی تکمیل ہو گئی
اب کوئی دین کوئی شریعت نہ آئے گی
امت مری ہے آخری امت جہان میں
کوئی نیا نبی نئی امت نہ آئے گی
کذاب قادیاں نے مکر کر دیا کمال
شاید اسے یقیں تھا قیامت نہ آئے گی

الختصر یہ کہ تبلیغ دین صرف علماء تک محدود نہیں قرآن پاک کی آیت کریمہ ہے

" کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر"

کے مطابق اس میں پوری امت ہی کی ڈیوٹی ہے کہ وہ تبلیغ کا

باقی صفحہ نمبر ۲۷ پر

This image cannot currently be displayed.

رکھتے کہیں ہو پاؤں اور پڑتا کہیں پہ ہے

جب مسلمانوں کی طرف سے قتل کی دھمکیاں ملیں

موت کا ایک دن معین ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

مختلف روپ اختیار کرنے پر

اس کے قامت سے اسے جان گئے لوگ فراز
جو لبادہ بھی وہ چالاک پہن کے نکلا !!!

مرزا قادیانی کے سونے پر

سر کہیں۔ بال کہیں۔ ہاتھ کہیں۔ پاؤں کہیں۔
ان کا سونا بھی کس شان کا سونا ہے !!!

دعویٰ نبوت کرنے پر

کیا مصطفیٰ کے بعد آیا نہ مسیلمہ !
پھر قادیاں میں کس لئے مجھ سا نبی نہ ہو

قرآن مجید میں تحریف کرنے پر

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

امام زماں کا دعویٰ کرنے پر

آتی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

منافق اعظم کا کردار ادا کرنے پر

غدار نے بھی دھار لیا روپ مسلماں
تسبیح کے دانوں میں چھپی تیغ ستم ہے

جعلی نبوت کو دیکھ کر

کاغذی پھول مہکتے نہیں گلدانوں میں
خون ہوتا نہیں تصویر کی شریانوں میں

عالم ہونے کا دعویٰ کرنے پر

مدرسی لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا آساں نہیں
احتیاطاً ہم نے بھی پہلا سپارہ پڑھ لیا

کفر وارتداد میں لاثانی ہونے پر

آخر زمانہ آئینہ دکھلا کے رہ گیا
لانا پڑا تم ہی کو تمہارے جواب میں

چہرہ قادیانیت دیکھنے پر

اتنے حجاب پر بھی یہ عالم ہے "کفر" کا
کیا حال ہو جو دیکھ لیں پردہ اٹھا کے ہم

مختلف ذاتیں بدلنے پر

بدگمانی ہو جس کو خود سے جمال
راستہ وہ بدلتا رہتا ہے !

شان رسالت میں گستاخیاں کرنے پر

لب کشائی نہ کر نبی کے خلاف
ورنہ ہو جائے گی تیری زباں برباد

دولت کی خاطر انگریز کے در پر ایمان بیچنے پر

بیچتا پھرتا ہوں خود کو سر بازار حیات
مجھ کو رسوا کئے رکھتی ہے ضرورت میری

جہاد کو حرام قرار دے کر انگریزی حکومت کا ساتھ دینے پر

پرائی محنتیں آؤ کر بانٹ لیں دونوں !
کچھ اس طرح کہ شجر تیرے اور ثمر میرے

شیطان سے دوستی کا اظہار کرنے پر

جہاد میں ان کے طمانچے کھائے ہیں
دیکھ لو سرخی مرے رخسار کی

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو مناظرے کا چیلنج کرنے پر

ابتدا یہ تھی کہ میں تھا اور دعویٰ علم کا
انتہا یہ تھی کہ اس دعوے پہ شرمایا بہت

مولانا ثناء اللہ امرتسری سے تحریری مباہلہ کرنے پر

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا !!!

مولانا کرم الدین کے دائر کردہ مقدمہ کی پیشی پر قادیاں سے جہلم کا تکلیف دہ سفر کرنے پر

انہیں پتھروں پہ اگر چل کے آسکو تو آؤ !!
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرنے پر

اللہ رے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے عیسائیوں اور ہندوؤں سے ملی بھگت کر کے مناظرے کرنے پر

اب دام مکر کسی اور جا بچھائیے
بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

قادیانیت کو عین اسلام کہنے پر

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اسلام کا لبادہ اوڑھ کر شیطانی تصانیف شائع کرنے پر

وہ اک دھبہ ہیں علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

کسی مسلمان کا فتنہ ارتداد کا شکار ہونے پر

جلا ڈالا کوئی گھر یہ دیکھا لوگو !!!!
ہوائیں پھرتی ہیں چاروں طرف دھواں لے کر

مسلمانوں کی طرف سے مذمت و مرمت کرنے پر ملکہ کو غم کی کہانی سنانے پر

تجھے دکھاؤں گا وہ زخم جو لگے دل پر
عزیز جاں کچھ آساں نہیں وفا کرنا

ملکہ کا جواب محبت

تیرے بغیر کسی چیز کی کمی تو نہیں
تیرے بغیر طبیعت اداس رہتی ہے

جب ملکہ کا لاڈلا سفر آخرت پہ جا رہا تھا

دونوں جہاں تیری محبت میں ہار کے
وہ جا رہا ہے کوئی رہ زیست گزار کے

جب محمدی بیگم کے عشق میں پریشان بیٹھا تھا

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

عاشق نامراد جب محمدی بیگم کو خوابوں میں دیکھتا تھا

سو بار تیرا دامن ہاتھ میں میرے آیا !!
جب آنکھ کھلی دیکھا تو اپنا ہی گریباں تھا

جب محمدی بیگم سے عشق دیوانگی کی حد تک پہنچا

سر چڑھ کے کہا یار کی پاپوش نے مجھ سے
سنتے ہو؟ ہیں سودائے محبت کی دوا ہوں

جب محمدی بیگم کی نسبت مرزا سلطان سے طے پا گئی

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

محمدی بیگم کی بارات کی رخصتی کے وقت

جان بہت شرمندہ ہوں
تجھ سے بچھڑ کر زندہ ہوں

محمدی بیگم کی رخصتی کے بعد مرزا قادیانی کی دیوانگی

اٹھا کر چوم لی ہیں چند مرجھائی ہوئی کلیاں

نہ تم آئے تو یوں جشنِ بہاراں کر لیا میں نے !!

محمدی بیگم کی رخصتی کے بعد جب لوگ مرزا قادیانی پہ ہنس رہے تھے

اے دیکھنے والو! مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو
تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنا دے

عالمِ نزع میں محمدی بیگم کو یاد کرنے پر

تو کہاں دور جا بسی ہے مجھ سے
اب تو آجا کہ وقت آخر ہے !!

مرنے کے بعد بھی محمدی بیگم کی یاد

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں پس مرگ اس لئے
جانے کوئی کہ طالبِ دیدار مر گیا

نوسر باز ہونے پر

سجاتا رہتا ہوں کاغذ کے پھول پیڑوں پر
میں تتلیوں کو پریشان کرتا رہتا ہوں

مرکز قادیانی نبوت "قادیان" دیکھ کر

پھول ہیں کہ لاشے ہیں باغ ہے کہ مقتل
شاخ شاخ ہوتا ہے دار کا گماں یارو

بہشتی مقبرہ دیکھ کر

میں نے ایک ایسا شہر بھی دیکھا ہے یارو
جہاں جنت کے نام پہ جہنم بکتا ہے یارو

قادیانی جماعت کے افراد دیکھ کر

رو میں تو اک زمانہ ہوا ہو چکیں فروخت
کس نرخ سے بکیں گے بدن دیکھتے رہو

مرزا قادیانی کے ساتھی "قادیانی صحابہ" دیکھنے پر

خنداں نہیں، مہک نہیں، رعنائیاں نہیں
قابل یہ پھول ہیں کہ جنازے بہار کے

قادیانی جماعت کا سالانہ میلہ دیکھ کر

عجب شان سے نکلا تھا "قادیانیوں" کا جلوس
کہ پھول ہاتھ میں اور آستین میں خنجر تھے

شکار پہ نکلے قادیانی مبلغین دیکھ کر

دیکھ کر دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ !!
سانپ ہوتے ہیں آستینوں میں

لاہوری گروپ کے لیڈر محمد علی لاہوری کا مرزا قادیانی کی پر شکوہ گفتگو سن کر

تمام عمر کہاں کوئی ساتھ دیتا ہے !!
یہ جانتا ہوں مگر تھوڑی دور ساتھ چلو

محمد علی لاہوری قادیانی کا جوابِ شکوہ

ہے تجھ کو گلہ میرے خیالات سے اب تک
میں بھی ترے حالات سے شاکی تو رہا ہوں

اٹھارہ سالہ نصرت جہاں بیگم سے دوسری شادی رچانے کے بعد ستر سالہ بڈھے کھوسٹ مرزا قادیانی کے ہنی مون منانے پر

چلو آج چھٹی منانے چلیں
کسی باغ میں سیر کھانے چلیں

دوسری شادی کے وقت مرزا قادیانی کی قوت مردمی ساقط ہونے پر نصرت جہاں بیگم کا نوحہ

خوش نصیب کون زمانے میں ہے گوہر کے سوا
سب کچھ اللہ نے دے رکھا ہے شوہر کے سوا

پہلی شب برات کے موقعہ پر نصرت جہاں بیگم کے تحفہ مانگنے پر

تحفہ شب برات میں کیا دوں
میری جاں! تم تو خود پٹاخہ ہو

ستر سالہ بڈھے کھوسٹ خاوند کی بوتھی دیکھ کر نصرت جہاں بیگم کا تبصرہ

آنکھیں غلط ہیں آپ کی اور ہونٹ ہیں خراب
پورے جہاں میں آپ کا کوئی نہیں جواب

"وہ پیچھے کہاں" سے ناراضگی کی وجہ

ہم نے دل اسے دیا دلدار سمجھ کر
وہ کھا گیا اسے نسوار سمجھ کر

نصرت جہاں بیگم کے سامنے بیٹھ کر سگریٹ سلگانے پر

تمہارے آتشیں ہونٹوں سے جاناں
اجازت ہو تو سگریٹ ہی جلا لوں !!

مرزا قادیانی کا ایک مرید جب دیوانگی میں آیا

قینچیاں نظر کروں، سنگھیے تجھے پیش کروں
اے میرے کانے گرو بتا، تجھے کیا پیش کروں

ایک رات جب نصرت جہاں بیگم سے ناراضگی ہو گئی

تکیے پہ شب کو پانی چھڑک کر میں سو گیا
وہ سمجھیں ان کے ہجر میں میں رویا تمام رات

محمدی بیگم کے والد کی گفتگو دیکھ کر

اس کا ابا بڑا "ڈانڈا" ہے
پتہ نہیں بندہ ہے کہ "کاڈا" ہے

نصرت جہاں بیگم کے میکے روانگی پر

ہماری یاد کبھی لے جو دل میں انگڑائی
برآمدے کے ستوں سے لپٹ کے رو لینا

نصرت جہاں بیگم سے شادی کے دو سال بعد مرزا قادیانی کی کیفیت

فائدہ یہ خوب شادی کا ہوا
ہم کو بھی کھانا پکانا آ گیا !!

مساجد کی طرز پہ قادیانی عبادت گاہیں تعمیر کرنے پر

کاروانوں کو لوٹنے کے لئے
رہزنوں نے دیئے جلائے ہیں

جب انگریز کے دور میں مسلمانوں کو گالی گلوچ کرنے پر عدالت سے تحریری معافی مانگنی پڑی تو اس پہ مرزا قادیانی کا گلہ

تمہیں نے مجھ کو تماشا بنایا !
تمہیں ہنس رہے ہو تماشا سمجھ کر

ایک رات جب بھانو ٹانگیں دبا کر جانے لگی

میں نے کبھی یہ ضد تو نہیں کی پر آج رات
اے مہ جبیں نہ جا کہ طبیعت اداس ہے

آخری وقت میں جب طبیب علاج کے لئے آیا

اے طبیب ہٹ جا ذرا پرے میں مریضِ عشق ہوں لاعلاج
مجھے جس نے درد عطا کیا اسی چارہ گر کی تلاش ہے

مریدوں کا چندہ کھانے پر

وفا کے نام پہ کچھ شعبدہ گر
چرا لیتے ہیں ہاتھوں کی حنا تک

کسی قادیانی کا دل سے مرزا قادیانی کو جھوٹا سمجھنے کے باوجود زبان سے سچا کہنا

مروت کی قسم تیری خوشی کے واسطے اکثر!
شرابِ دشت کو آبِ رواں کہنا ہی پڑتا ہے

بھانو سے آدھی رات کو ٹانگیں دبوانے پر

پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوشِ عشرت میں
نبوت بھی رنگیلی ہے، پیغمبر بھی رسیلا ہے !!

پادری آتھم کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہونے پر

فتح و شکست نصیبوں سے ہے ولے اے امیر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا!!

وقت نزع میں شیطان کو پکارتے ہوئے
تیرا بیمار محبت نزع کے عالم میں ہے
دم ہے آخر اب تو آجا پھر چلا جا دیکھ کر

مرض الموت میں جب پھپھی ملاقات کیلئے نہ آیا
زندگی کے اداس لمحوں میں
بے وفا دوست یاد آتے ہیں

جب فرشتہ روح نکالنے لگا
پسینہ موت کا ماتھے پہ آیا آئینہ لاؤ
ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے

مرنے کے بعد جب فوٹو گرافر فوٹو اتار رہا تھا
ہے کس بلا کا فوٹو گرافر ستم ظریف
میت سے کہہ رہا ہے ذرا مسکرائیے

مرنے کے بعد جب مرزا قادیانی کی ذاتی اشیا
برآمد ہوئیں
چند تصویر بتاں چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے میرے گھر سے یہ ساماں نکلا

جب ٹٹی خانہ میں مرنے پر مسلمانوں نے ٹھٹھہ و مذاق کیا
ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا!!

موت کے بعد جب منہ سے پاخانہ بہہ رہا تھا
دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو

جب جنازہ جا رہا تھا
دنیا سے جا رہا ہوں چھپا کر کفن سے منہ
افسوس بعد مرنے کے آئی حیا مجھے!!

مرزا قادیانی کی قبر دیکھ کر
آتش فشاں ہے زمیں ایسی جگہوں سے کہ جہاں
لقمہ خاک ہوئے زہر اگلنے والے!!!!

عذاب قبر پر
وہ آگ ہے کہ میری پور پور جلتی ہے
"وہ گرز ہے کہ میری نس نس کٹتی ہے"

وجہ مضمون:۔
نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

نصرت گرلز کالج ربوہ کے ہوسٹل میں ایک قادیانی غیر مسلم کو ہوسٹل وارڈن مقرر کردیا

حکومت تحقیقات کرائے

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبائی وزیر تعلیم پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج ربوہ میں سرکاری ملازم نہ ہونے کے باوجود ایک قادیانی غیر مسلم مائی خالدہ پروین کو کالج کی ہوسٹل وارڈن مقرر کرنے کی تحقیقات کرائی جائے اور قادیانی غیر مسلم ہوسٹل طالبات کو مسلمان لکھنے پر قائم مقام پرنسپل امت الحمید کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمہ چلایا جائے اور مسلمان لیڈی لیکچرر کی بجائے قادیانی غیر مسلم زنانہ لیکچرز کو ہوسٹل وارڈن لگانے کی بھی انکوائری کروائی جائے اور فوری طور پر مسلمان ہوسٹل وارڈن مقرر کی جائے قادیانیوں نے ہوسٹل میں مقیم تقریباً "۶۸ مسلمان طالبات کی طرف سے ایک درخواست برائے سابقہ غیر قانونی ذاتی ہوسٹل وارڈن کی بحالی دی ہے۔ وہ بوگس ہے جبکہ ربوہ زنانہ کالج میں ہوسٹل میں مقیم مسلمان طالبات کی تعداد ۷۰ کے قریب ہے اور باقی قادیانی غیر مسلم ہیں جن کو غیر قانونی طور پر مسلمان لکھا گیا ہے۔

مسیحی جلوسوں میں شعائر اسلامی کی توہین اور علماء کرام کی تضحیک ناقابل برداشت ہے

مسیحی رہنما قادیانی اور یہودی لابی کی اسکیم کے تحت مسلح تصادم کی کوشش کر رہے ہے ○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی صدارت میں دفتر ختم نبوت دہلی دروازہ میں منعقد ہوا جس میں صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، الحاج بلند اختر نظامی نے شرکت کی جس میں کہا گیا کہ اقلیتی ممبر قومی اسمبلی جے سالک ایک طرف اتحاد، تنظیم یقین محکم کے نام سے مسیحی، مسلم مشترکہ کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں دوسری جانب مسیحی اقلیت کو اشتعال دلا کر قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے خلاف بلاجواز پروپیگنڈہ اور احتجاجی تحریک کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے مسیحی اقلیت کے جلوسوں میں شعائر اسلامی کی تضحیک مولانا عبدالستار خان نیازی سمیت دیگر علماء کرام کے پتلے جلانے اور ان کے خلاف ناشائستہ زبان استعمال کرنے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اور مسیحی رہنماؤں کو انتباہ کیا کہ وہ ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے اپنی تحریک ختم کر دیں کیوں کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ حالات کی نزاکت کو مدنظر رکھ کر ہے نیز انہوں نے کہا کہ مسیحی اقلیت کے رہنما احتجاجی تحریک سے قادیانیوں کی سپورٹ کر رہے ہیں۔ سیکولر، قادیانی، یہودی لابی ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت مسیحی مسلم تصادم کی کوشش میں ہے تاکہ امن عامہ کا مسئلہ پیدا کیا جاسکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام عظیم الشان تربیتی کنونشن

کنونشن سے مجلس کے ممتاز رہنماؤں مولانا منظور الحسینی اور جناب محمد انور رانا نے خطاب کیا

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر واقع پرانی نمائش میں گذشتہ رات بعد نماز مغرب اراکین ختم نبوت کا عظیم الشان تربیتی کنونشن منعقد ہوا جس میں کراچی کے مختلف علاقوں سے کافی تعداد میں علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت نے شرکت کی اس اجلاس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی پر مولانا منظور احمد الحسینی، رانا محمد انور اور مختلف علماء کرام نے روشنی ڈالی۔ اجلاس میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی جارحیت اور ملک دشمنی کی کارروائیوں کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اجلاس میں یہ بات بھی زیر غور آئی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو کہ خالصتاً دینی جماعت اور اتحاد امت مسلمہ کی داعی ہے کو وفاق کی بعض ایجنسیوں نے قادیانیوں کے سوچے سمجھے منصوبے کی تکمیل کے طور پر دہشت گرد قرار دے کر سخت سزاؤں کی سفارش کی ہے اکابرین اور شرکاء مجلس نے اس بھونڈی سازش کی بھرپور مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان نااہل ایجنسیوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کر کے قادیانیوں کی خطرناک سازش کو ناکام بنایا جائے۔ اجلاس میں شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کی مخالفت کرنے والوں کی بھرپور مذمت کی گئی اور سندھ اسمبلی کی قرارداد پر سخت مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ سندھ باب الاسلام ہے جہاں سب سے پہلے پاکستان کی حمایت میں قرارداد منظور کی گئی تھی آج اسی باب الاسلام کی صوبائی اسمبلی نے شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کو ختم کرنے کی متفقہ قرارداد پاس کر کے اس باب الاسلام کے تاریخی وقار کو مجروح کیا ہے اور پاکستان کے ازلی دشمن قادیانیوں کی حمایت کر کے نہ صرف تمام امت مسلمہ کی دل آزاری کی ہے بلکہ چودہ سو سالہ متفقہ اسلامی کاز کو نقصان پہنچایا ہے اجلاس میں اراکین صوبائی اسمبلی سندھ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس قرارداد کو واپس لے کر پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ کی حفاظت اور اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ آخر میں یہ طے پایا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو پوری تندہی سے آگے بڑھایا جائے اور فرقہ واریت کی فضاء کو کم سے کم کیا جائے۔

توہین رسالت کا مقدمہ وزیر اعظم واپس لینے کے مجاز نہیں علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد انور فاروقی اور مولانا منظور احمد الحسینی کا اجلاس سے خطاب

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر مولانا احمد میاں حمادی صاحب کے زیر صدارت اجلاس ہوا جس میں کراچی ڈویژن کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی، مولانا محمد منظور الحسینی نے خطاب فرماتے ہوئے اختر حمید خان کی اسلام اور پیغمبر اسلام سے دشمنی کی مذمت کرتے ہوئے حکومت کو خبردار کیا کہ وزیر اعظم توہین رسالت کے مقدمہ کو واپس لینے کے مجاز نہیں کیوں کہ پاکستان کے قانون کے مطابق کوئی شق نہیں وزیر اعظم کو چاہئے تو یہ تھا کہ ملک میں تمام توہین رسالت کے مقدمات کی سماعت کے لئے خالص اسلامی ذہن رکھنے والے جو حضرات پر مشتمل عدالت قائم کرتے۔ ہیروشیما کے مقدمات کی سماعت کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کی جاتی ہیں پھر یہ کتنا ظلم ہے کہ اس ذات اقدس کے ناموس کا مقدمہ عام لوگوں کی سطح پر زیر سماعت ہو۔ ہم وزیر اعظم سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ گستاخ رسول حمید اختر کا مقدمہ اسلامی ذہن رکھنے والے جج کی خصوصی عدالت میں چلایا جائے حکمران بجائے قانون کی بالادستی قائم کرنے کے مجرموں کی سرپرستی کر رہے ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ شاتم رسول کو گرفتار کر کے بلا تاخیر پھانسی دی جائے اور مروجہ قانون C-295 پر فوری عملدرآمد کیا جائے۔

فیصل آباد کے ممتاز علماء کرام کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا خیر مقدم

فیصل آباد کے ممتاز علماء کرام خطیب مرکزی جامع مسجد مولانا مفتی ضیاء الحق، مولانا مجاہد الحسینی، مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا عزیز الرحمن انوری، مولانا سعید الرحمن انوری، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا عابد نعیم، مولانا انور کلیم، مولانا محمد یوسف، مولانا نذیر احمد، مولانا فقیر محمد نے اپنے مشترکہ بیان میں شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے سلسلے میں حکومت پاکستان کے فیصلہ کا تہ دل سے خیر مقدم کیا ہے اور اس فیصلہ پر عمل درآمد کے سلسلے میں یکم دسمبر سے تمام شناختی کارڈوں میں مذہب کا اندراج شروع کر دیا جائے علماء کرام نے اس بات پر اظہار حیرت کیا ہے کہ اقلیتی فرقہ کے لوگ کس بنیاد پر اس معقول فیصلے سے اختلاف کر رہے ہیں جب کہ در حقیقت مذہب کے اندراج سے تمام اقلیتوں کے حقوق بھی مزید محفوظ ہو جائیں گے علماء کرام نے

بعض شرپسند اقلیتی کارکنوں کی ہنگامہ خیزی اور ہڑتال کے اقدام کو غیر ملکی طاقتوں کی گھناؤنی سازش قرار دیا ہے یہ ہنگامہ خیزی اقلیتی حقوق کی آڑ میں اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے جس کا پس منظر یہ ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں پاکستان میں اسلام کے پاکیزہ نظام کو رائج ہوتا برداشت نہیں کر سکتیں اور اس معاشرے کے خیر و برکت اور تقدس کے پہلو کو وہ کسی قیمت دیکھنا پسند نہیں کرتیں علماء کرام نے تمام اقلیتوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے طرز عمل کے مطابق امن و سکون اور معقولیت کا دامن تھام کر رکھیں کیوں کہ ان کے حقوق کا مسئلہ اسمبلیوں میں نشستیں مخصوص کرنے کی صورت میں پہلے ہی محفوظ کیا جا چکا ہے اور ان کے حقوق کسی عدم استحکام کی زد میں نہیں آتے اقلیتوں کو اکثریت کے جذبات اور ان کے مذہبی مفادات کا احترام کرنا چاہئے اور ان کو بلاوجہ مشتعل کر کے ان کی ہمدردی سے محروم نہ ہونا چاہئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ درحقیقت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قومی اسمبلی کے فیصلے اور نئی قادیانی آرڈیننس کے آئینی فیصلے کی تکمیل کراتا ہے قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے شناختی کارڈ سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مسلمان نوجوانوں کو مرتد کر کے امریکہ' کینیڈا' لندن' جرمنی اور دوسرے ممالک میں بھیج کر اور مسلمانوں کو مرتد کر کے اور ان کو گمراہ کرنے کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔

ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے جنرل سیکریٹری عبدالحفیظ کھوکھر کا دورہ قصور

قصور ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کے سیکریٹری جنرل عبدالحفیظ کھوکھر نے گذشتہ دنوں ضلع قصور کا تفصیلی دورہ کیا اور مختلف مقامات پر اجتماعات اور خصوصی اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت یوتھ فورس نے ملک بھر میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی مخالفت کے خلاف اور تحریک ختم نبوت کے دیگر مطالبات کے حق میں رابطہ مہم شروع کر رکھی ہے اسی سلسلہ کی کڑی یہ دورہ بھی ہے انہوں نے حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر حکومت نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے فیصلے کو واپس لیا تو ختم نبوت یوتھ فورس کے جیالے حکومت کے خلاف لانگ مارچ کرنے پر مجبور ہوں گے جو کہ حکومت کے خاتمے تک جاری رہے گا بعد ازاں ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنماؤں عبدالحفیظ کھوکھر' افتخار احمد فخر' ریاض احمد ندیم' محمد اصغر اور ظہور حسین ناصر نے جمعیت علماء اسلام کے رہنما ممبر ضلع کونسل قصور حاجی محمد اشرف کھوکھر سے ملاقات کی اور انہیں ختم نبوت یوتھ فورس کی سرگرمیوں اور نور پور نہر پر ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں قادیانیوں کی طرف سے رکاوٹوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنماؤں کو یقین دلایا کہ قادیانیوں کی سرکوبی کے لئے مجھے آپ ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں گے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی تائید میں ڈسٹرکٹ کونسل قصور سے آئندہ سیشن میں متفقہ قرارداد بھی پاس کرواؤں گا۔

حضرت امیر مرکزیہ کی فیصل آباد میں تشریف آوری

فیصل آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خان محمد گذشتہ روز مرکزی جامع مسجد جناح کالونی کے خطیب اور عالمی مجلس کے ڈویژنل امیر مولانا محمد اشرف ہمدانی کی دعوت پر ایک روزہ دورہ پر فیصل آباد آئے اس موقعہ پر مولانا اشرف ہمدانی نے اپنی قیام گاہ مرکزی جامع مسجد جناح کالونی میں امیر مرکزیہ مولانا خان محمد کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں علماء کرام اور امیر مرکزیہ کے مریدین نے شرکت کی اس موقعہ پر عالمی مجلس کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کیا اور شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج کرنے کے حکومتی فیصلہ کی مخالفت میں قادیانیوں کی شہہ پر عیسائیوں کی بلاجواز اور غیر قانونی ہڑتال و تحریک کے معاملات بھی زیر غور آئے اور طے پایا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج جلد شروع کرانے کے لئے حکومت پر دباؤ ڈالا جائے ان کو یہ بھی بتایا گیا کہ بنگلہ دیش میں قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم اقلیت دینے کے لئے وزیر اعظم بنگلہ دیش کو ایک ٹیلی گرام دی گئی ہے۔ امیر مرکزیہ نے ناظم نشریات مولوی فقیر محمد کی قادیانیوں کے خلاف مجاہدانہ سرگرمیوں کو خوب سراہا اس کے بعد مولانا خان محمد امیر مرکزیہ نے مولانا اشرف ہمدانی کے ہمراہ ملت ٹاؤن میں جامعہ دارالرشاد والاحسان اور جامع مسجد آمنہ کا معائنہ کیا اور خیر و برکت کی دعا کی۔ بعد ازاں امیر مرکزیہ لاہور تشریف لے گئے۔

شبان ختم نبوت ربوہ کا اجلاس

ربوہ...... جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن میں شبان ختم نبوت صدیق آباد کا اجلاس چوہدری غلام سرور کی زیر صدارت ہوا جس سے مولانا غلام مصطفیٰ نے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ سے مرزائیوں کو سخت تکلیف ہوئی اور اب وہ چند ضمیر فروشوں کو پیسے کا لالچ دے کر اس کے خلاف شور مچا رہے ہیں انہوں نے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی کی بھی مذمت کی اجلاس میں ڈاکٹر شیر محمد مخدوم جنرل سیکریٹری' جناب محمد شفیع صاحب' حاجی معراج دین' قاری محمد یوسف' جناب علم دین' مہر محمد نواز' جناب سیف اللہ صاحب' جناب محمد شاہد فیروز' میاں غلام رسول کے علاوہ تمام کارکنوں نے شرکت کی۔

سندھ اسمبلی کی قرارداد نظریہ پاکستان سے انحراف کے مترادف ہے ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

لاہور...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ذیلی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک بیان میں کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے خلاف سندھ اسمبلی کی قرارداد قابل مذمت ہے کیوں کہ یہ قرارداد نظریہ پاکستان سے انحراف کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ اسمبلی کو یاد رکھنا چاہئے کہ پاکستان کے جھنڈے میں دو رنگ ہیں سبز رنگ مسلم اکثریت اور سفید رنگ غیر مسلم اقلیتوں کی نشاندہی کرتا ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے فیصلہ واپس لیا تو مسلمانان پاکستان کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کریں گے۔ نیز انہوں نے اقلیتوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کا دم چھلا بننے کے بجائے ٹھنڈے دل سے غور کریں کیوں کہ مذہب کے خانہ کا اضافہ صرف قادیانیوں کے دجل و فریب کو ختم کرنے کے لئے کیا گیا ہے کیوں کہ مسیحی اقلیت سمیت دوسری اقلیتوں کے نام ان کے مذہب کی نشاندہی کرتے ہیں جب کہ صرف اور صرف قادیانی مسلمانوں کے نام کی طرح نام رکھ کر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ختم نبوت یوتھ فورس کی خبریں

○...... ختم نبوت یوتھ فورس لاڑکانہ ڈویژن کے نگران عالمی مجلس ختم نبوت باہو کھوسہ کے امیر جناب عبدالرحیم بروہی کی قیادت میں ایک وفد نے یوتھ فورس سندھ کے صوبائی دفتر میں مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ سے ملاقات کی اور تنظیم کی موجودہ صورت حال پر غور کیا وفد سے بات کرتے ہوئے یوتھ فورس کے صوبائی جنرل سیکریٹری مجاہد نیاز احمد نے ختم نبوت یوتھ فورس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی شناختی کارڈ کے مسئلہ پر جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا اور سندھ اسمبلی کی قرارداد اور قرارداد کی حمایت کرنے والے ممبران اسمبلی کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔

○...... یوتھ فورس کے صوبائی جنرل سیکریٹری مجاہد نیاز احمد نے کندھ کوٹ کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ خیر المدارس کا دورہ کیا اور علماء و طلباء سے انفرادی اور اجتماعی ملاقات کی اور طلباء کو یوتھ فورس میں شمولیت کی دعوت دی مولانا عبدالعزیز مہتمم نے فورس کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی اور اعلان کیا میں اپنے طلباء سمیت یوتھ فورس میں

شمولیت کا اعلان کرتا ہوں صوبائی جنرل سیکریٹری نے وہاں کے تمام مدارس کا دورہ کیا انہوں نے مولانا عبدالعزیز کو لاڑکانہ ڈویژن کا آرگنائزر مقرر کیا ہے جب کہ علی محمد کھوسہ کو ڈویژنل سیکریٹری مقرر کیا اور ہدایت کی کہ وہ جلد ڈویژن کا دورہ کرکے یونٹ قائم کریں۔

○...... صوبائی جنرل سیکریٹری نے اچانک حیدر آباد کا دورہ کیا وہاں کے کارکنوں سے ملاقات کے علاوہ پیرا میڈیکل انسٹی ٹیوٹ اور حیدر آباد کے مدارس بھی گئے ان کا یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔

عیسائی حضرات کی طرف سے شناختی کارڈ کے مسئلہ پر احتجاج اور مظاہرے غیر معقول ہیں ○ مولانا لدھیانوی

رحیم یار خان...... جمعیت علماء اسلام کے ممتاز رہنما اور سینٹرل کمیٹی کے رکن مولانا رشید احمد لدھیانوی نے اپنے ایک اخباری بیان میں اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا کہ عیسائی حضرات کی طرف سے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے خلاف احتجاج اور مظاہرے غیر معقول اور قادیانیوں کی سازش کا نتیجہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس جمہوری دور میں اکثریت کے دینی اور جمہوری حق کو نہ تسلیم کرنا ایک غیر دانش مندانہ اقدام ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اور یہاں کی مسلم اکثریت کے ایک جائز معقول اور منطقی مطالبے کو کسی بھی غیر مسلم اقلیت کی ناحق احتجاجی سیاست اور فرنگی سامراج کی ایجنٹ قادیانی لابی کی تخریبی سوچ کے بھینٹ نہیں چڑھایا جاسکتا۔ انہوں نے شناختی کارڈ کے ابتدائی فارموں میں قادیانی جھوٹی نبوت کے بارے میں وضاحت کردی گئی ہے اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کردیا جائے تو کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی اگر کوئی ہندو ہے اس کو ہندو کہنے اور لکھنے میں کیا قباحت ہے اور عیسائی کہنے لکھنے سے ایک عیسائی کے لئے کوئی توہین کی بات نہیں اسی طرح ایک قادیانی کو قادیانی کہنا یا لکھنا اس کے عقیدے کے مطابق ہے اور مسلمان اگر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے تو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی طرح اس کا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا باعث فخر ہے۔

عالمی مجلس فیڈرل بی ایریا کے زیر اہتمام انعامی تقریری مقابلہ ○ جناب محمد اویس نے اول انعام حاصل کیا

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) جامع مسجد محسن آباد فیڈرل بی ایریا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ حلقہ نمبر ۱۰۰ کے زیر اہتمام ایک تقریری انعامی مقابلہ ہوا جس میں کم و بیش پچاس کے لگ بھگ نوجوانوں نے شرکت کی۔ اس تقریب کی صدارت عالمی مجلس کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی صاحب نے کی جبکہ مجلس کے ممتاز رہنما جناب محمد انور رانا بھی شریک ہوئے علاوہ ازیں تقریب میں معززین فیڈرل بی ایریا نے جن میں مقامی مجلس کے روح رواں جناب جاوید احمد، انور عادل، صفدر احمد، بابر بیگ، مظفر بیگ صاحب بھی شامل ہیں شرکت کی تقریری مقابلہ میں اول انعام جناب محمد اویس صاحب دوسرا انعام جناب محمد علی صاحب اور تیسرا انعام جناب محمد عامر نے حاصل کیا بعد میں مولانا فاروقی صاحب کی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانی تحریک آزادی کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کررہے ہیں

جنگ فورم میں حرکۃ المجاہدین جموں کشمیر کے امیر مولانا محمد فاروق کشمیری کا اظہار خیال

قادیانی اور دیگر غیر مسلم قوتیں تحریک آزادی کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔ قادیانیوں کی کشمیر سے پرانی دشمنی ہے انہوں نے تقسیم ہند کے وقت بھی گورداسپور کو کشمیر سے علیحدہ کیا تھا۔ ان خیالات کا اظہار آل جموں و کشمیر حرکت المجاہدین کے امیر مولانا محمد فاروق کشمیری نے گزشتہ روز جنگ فورم میں گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ پر عالم اسلام اور خصوصاً "عربوں کی بے حسی افسوس ناک ہے کیوں کہ کسی نے بھی کشمیر کی کھل کر حمایت نہیں کی انہوں نے کہا کہ یہ صرف پاکستان کا ہی نہیں عالم اسلام کا مسئلہ ہے کشمیری پچھلے کئی سال سے پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ وہ کب ان کی مدد کریں گے مگر کشمیریوں کی وہاں جاکر مدد کرنا تو دور کی بات ہے جو لوگ خونی لکیر کنٹرول لائن کو کراس کرکے یہاں پہنچے تھے انہیں پوچھنے تک کوئی نہیں گیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم ان کے ساتھ مل کر لڑتے لیکن ہم نے ان کو سہارا تک نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلمانوں نے ان کو تنہا چھوڑ دیا تو خطرہ ہے کہ آزادی کی ۴۵ سالہ تحریک ختم ہوکر رہ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ غیر ممالک میں کشمیر کے مسئلہ کو اجاگر کرنے کے حوالے سے پاکستان کے سفارتکاروں کی بے حسی افسوسناک ہے بھارتی سفارتخانے اور پروپیگنڈہ میں کشمیر کو بھارت کا حصہ ثابت کررہے ہیں اور نام نہاد عالموں سے فتوے لے رہے ہیں کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے لیکن ہمارے سفارتکار کشمیر کے مسئلہ سے بالکل ناواقف ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ کشمیر میں جس قدر ظلم ہورہا ہے اس سے باہر کی دنیا ناواقف ہے اور ہمارے پاس کشمیر کے بارے میں جو خبریں پہنچتی ہیں وہ اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے جو کچھ ان پر بیت رہا ہے کشمیر میں غیر ممالک کے صحافیوں کو رپورٹنگ نہیں کرنے دی جاتی جبکہ انسانی حقوق کی تنظیموں کو بھی کشمیر جانے کی اجازت نہیں ہے انہوں نے بتایا کہ ایک ماہ سے پاکستان کا کشمیر میں سری نگر سے مواصلاتی رابطہ کاٹ دیا گیا ہے جس وجہ سے انہیں کچھ معلوم نہیں ہو رہا ہے کہ کشمیر میں کیا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت ایک منصوبے کے تحت کشمیر میں مسلمانوں کی نسل کشی کررہا ہے۔ کشمیر کی اقتصادی حالت نہایت خستہ ہے اور پچھلے پانچ سال سے وہاں پر کاروبار ٹھپ ہوکر رہ گیا ہے۔ تقریباً ۵۰ ہزار مجاہدین گرفتار کئے جاچکے ہیں چار سو کے قریب عورتوں کی عصمت دری کی گئی ہے۔ کروڑوں روپے کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا ہے اور ۳۰ سے ۳۵ ہزار کشمیری نوجوان آزادی کی جنگ میں شہید ہوچکے ہیں۔ نوجوان عقوبت خانوں میں مختلف مصائب کا شکار ہورہے ہیں ان کو گھروں سے گرفتار کرلیا جاتا ہے اور شام کو ان کی نعشیں ان کے گھروں کے سامنے پھینک دی جاتی ہیں انہیں دیگر مختلف طریقوں سے دبایا جارہا ہے تاکہ وہ آزادی کا نام نہ لیں لیکن آج وہ لوگ جن کو ایک پسٹل تک کے بارے میں معلوم نہیں تھا آج بھارت کی ۷ لاکھ فوج کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح جہاد افغانستان کے نتیجے میں سوویت یونین کی طاقت پاش پاش ہوگئی اسی طرح اگر کشمیریوں کی مدد کی گئی یقیناً ایک دن کشمیر کی آزادی بھارت کے ٹوٹنے کا سبب بنے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ بھارت کروڑوں روپیہ کشمیر میں آزادی کی تحریک کو دبانے کے لئے فوج پر خرچ کر رہا ہے بھارت کی کرنسی کی قدر کم ہورہی ہے اور بھارتی کرنسی سستی ہوگئی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہندوستان آرمی کا کوئی فوجی کشمیر آنے کے لئے تیار نہیں ہے اس وقت تک بھارتی فوج کے ۵۵ ہزار فوجی کشمیر میں ہلاک ہوچکے ہیں اور اب جب فوجیوں کی کشمیر میں پوسٹنگ کی جاتی ہے تو انہیں اس بارے میں بتایا نہیں جاتا کہ انہیں کشمیر بھیجا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلحہ اور وسائل کی کمی کے باعث مجاہدین وہ کامیابی حاصل نہیں کرسکتے جو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ عالم اسلام اور پاکستان کی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے اپنی شہ رگ (کشمیر) کو چھڑوانے میں مدد نہ کی تو شہ رگ بالکل کٹ جائے گی۔ (جنگ فورم لاہور)

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ پر پوپ اور یورپی ممالک کے بیانات اندرونی معاملات میں مداخلت ہیں

قاری سعید الرحمٰن

کراچی۔ (پ ر) شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافے سے غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق پامال نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کے شہری حقوق پر کوئی

زور پڑے گی بلکہ مذہب کے خانے میں اضافے اور ان کے تشخص کے اظہار سے ان کے حقوق کی ادائیگی میں آسانی ہوگی اور ان کے معاملات کو ان کے مذہب کی روشنی میں حل کرنے میں معاونت ہوگی۔ پوپ جان پال اور یورپی ممالک کی اس سلسلے میں تشویش بے جا اور اس سلسلے میں بیانات جاری کرنا پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ ان خیالات کا اظہار پنجاب کے سابق وزیر مذہبی امور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما قاری سعید الرحمن صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں عبدالرحمن یعقوب باوا سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ قاری سعید الرحمن نے مزید کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے میں اضافہ کا مقصد اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہے اور جو شخص اپنے مذہب کو حق جانتا ہے اس کو اس کے اظہار میں کوئی شرمندگی نہیں ہونی چاہئے۔ ہر ملک میں ہر شہری کے مذہب کا اظہار کیا جاتا ہے تاکہ اس کے حقوق کی رعایت کی جا سکے۔ دنیا بھر میں مسلمان اپنے تشخص کے اظہار کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں۔ اور اس پر خوشی محسوس کرتے ہیں کہ ان کو مسلمان پکارا جائے۔ عیسائی اور دیگر مذاہب والے اپنے مذہب کے اظہار پر ناراضگی کا اظہار کیوں کر رہے ہیں۔ اصولاً تو یہ مطالبہ اقلیتی جماعتوں کی طرف سے ہونا چاہئے تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایسا مطالبہ کو منظور کرا کے ان اقلیتوں پر احسان کیا ہے جس پر ان کو احسان مند ہونا چاہئے غیر مسلم اقلیت پاکستانی شہری کی حیثیت سے قابل احترام ہیں۔ عالمی مجلس ان کے حقوق کے لئے آواز بلند کرتی ہے لیکن اس وقت احتجاجی مہم چلا کر اقلیتیں تصادم کی پالیسی پر گامزن ہیں جس سے ان کو نقصان کا اندیشہ ہے۔ قاری صاحب نے تمام غیر مسلم اقلیتوں کے رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ سیاسی جماعتوں اور ایک غیر مسلم اقلیت کی آلہ کار بن کر ملک میں خانہ جنگی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ قاری سعید الرحمن نے قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہفت روزہ ختم نبوت کے دفاتر کا معائنہ کیا اور کراچی میں عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنماؤں کی جدوجہد پر ان کو خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا مفتی مبشر احمد اور مولانا عبداللطیف ایثار کا چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا دورہ

رپورٹ: ارشاد احمد خاں چونڈہ

حضرت مولانا مفتی مبشر احمد خطیب نورانی مسجد راوی روڈ لاہور، مولانا عبداللطیف ایثار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور اہل چونڈہ کی دعوت پر یہاں پہنچے۔ یہ شہر قادیانی مرتدوں کا گڑھ سمجھا جاتا ہے یہاں قاری غلام یٰسین کی تلاوت قرآن کریم سے بعد نماز مغرب اجلاس شروع ہو سب سے پہلے مولانا خلیل الرحمن راشدی سیالکوٹ نے خطاب کیا مولانا نے کہا کہ کوئی انسان نماز پڑھتا ہو روزے رکھتا ہو تہجد گزار شب زندہ دار ہو کئی بار حج پر بھی جا چکا ہو لیکن اگر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا آپ کی ختم نبوت کا انکار کرتا ہو تو اس کی سب عبادتیں بے کار ہیں اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مولانا کے دلپذیر خطاب کے بعد جناب مولانا ماشر صاحب نے خطاب کیا جس کے بعد نماز عشاء ادا کی گئی عشاء کے بعد مولانا ایثار کا خطاب ہوا

انہوں نے فرمایا ہمارے نبی آخری نبی ہیں آپ کے بعد نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نئی شریعت آ سکتی ہے۔ جو شخص آپ کے بعد کسی بھی قسم کی نبوت یا نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے جیسے مرزا قادیانی۔ بہاء اللہ ایرانی وہ مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے انہوں نے قادیانیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تم مرزا لعین کو نبی مانتے ہو حالانکہ نبی حسین ہوتا ہے جبکہ مرزا بدصورت تھا اور وہ پاخانہ میں ذلت کی موت مرا۔ انہوں نے کہا یہ کیسا تھا جسے الٹے سیدھے کی تمیز نہیں دائیں پاؤں کا جوتا بائیں میں اور بائیں کا دائیں میں پہن لیتا نیچے کا بٹن اوپر کے کاج میں ڈال لیتا یہ کیسا نبی تھا کہ جسے دنیا جہان کی تمام بیماریاں لاحق تھیں وہ عیسیٰ بھی بنا مریم بھی، مجدد بھی بنا مسیح بھی حتیٰ کہ خدا اور محمد ہونے کا دعویٰ بھی کیا اس موقعہ پر فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور مرزے پے لعنت بے شمار کے نعروں سے گونج اٹھی۔

ان کے بعد حضرت مولانا مفتی مبشر احمد صاحب نے ایمان افروز خطاب فرمایا انہوں نے اپنے خطاب میں کہا:

جو شخص بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قادیانی لعینوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا لین دین ترک کرے۔

مولانا کا خطاب بہت زبردست تھا زنگ آلود دلوں کو صاف کر دیا۔ اور مرزائیت کی نفرت مسلمانوں کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دی۔

آخر میں مولانا نے چونڈہ کے قادیانیوں کو مباہلہ کا چیلنج بھی دیا۔ مولانا نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج اور اس کی وجہ پر سیر حاصل بحث کی اور حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر تم نے اس مسئلہ میں ٹال مٹول سے کام لیا تو حکومت ختم ہو جائے گی مولانا نے کہا مذہب میں جب ہم مسلمان لکھیں گے فخر کریں گے کہ ہم مسلمان ہیں۔ مرزائیوں کا اگر مذہب سچا ہے۔ عیسائیوں کا اگر مذہب سچا ہے تو وہ بھی لکھیں لیکن آجکل عیسائی حضرات مخالفت کر رہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ یہ مرزائی عیسائی جھوٹے ہیں اور یقیناً جھوٹے ہیں مولانا کی دعا پر اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ○ وزیر داخلہ کا دو ٹوک اعلان ○ مسیحی اقلیت کا احتجاج بلا جواز ہے

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ کے اندراج کے بارے میں وفاقی وزیر داخلہ جناب چوہدری شجاعت حسین نے لاہور میں آغا شورش کاشمیری کی برسی کے موقع پر اخبارات کے نمائندوں کے سوال پر دو ٹوک اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ شناختی کارڈ سے مذہب کا خانہ ختم کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے بارے میں تمام مسالک کے لوگ متفق اور متحد ہیں اور اس فیصلہ کو چاروں صوبوں کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس امر کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ مذہب کے خانہ کا اضافہ آئین کے مطابق ہو اس مقصد کے لئے آئین کے مطابق مسلمان کی تعریف و تشریح کا جائزہ لیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل ہو اور اس سلسلہ میں مذہبی جماعتوں کے قائدین نے حکومت سے رابطہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی اقلیتی رہنماؤں سے ملاقاتوں کا اہتمام کیا جائے تاکہ اس مسئلہ پر اختلافات پیدا نہ ہوں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ کا فیصلہ کوئی نیا فیصلہ نہیں ہے بلکہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے تو آئین کی دفعات ۲۰۸ اور ۲۶۰ میں ترامیم ہوئیں چونکہ قادیانیوں نے خود کو غیر مسلم تسلیم کرنے سے عملاً انکار کر دیا تھا۔ اس لئے بھٹو صاحب کے دور حکومت ہی میں رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کر کے شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس وقت کی حکومت سے جب یہ مطالبہ کیا گیا کہ شناختی کارڈ فارم تو رجسٹریشن دفاتر میں رہ جائیں گے اس لئے ضروری ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے تو بھٹو صاحب نے فرمایا کہ پورے ملک کے شناختی کارڈز نئے سرے سے بنوانے پر قومی خزانہ پر بہت بوجھ پڑے گا تاہم یہ مطالبہ درست ہے اور مناسب وقت آنے پر اس پر عمل درآمد کرلیا جائے گا۔ بعد میں جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں آرڈی ننس کے ذریعہ اس خلاء کو پر کیا گیا اور پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کا اضافہ کر دیا گیا جو کہ نہایت ضروری تھا پاسپورٹ چونکہ شناختی کارڈ کی بنیاد پر بنتا ہے اس لئے ایسے ممالک جہاں پر قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے یا حرمین شریفین میں داخل ہونے کے لئے قادیانیوں نے خود کو مسلمان لکھوایا۔ مغربی جرمنی میں سیاسی پناہ کے لئے لے جانے پر جھوٹ بولا جاتا رہا۔ اس قسم کے متعدد کیس پکڑے گئے چنانچہ بہت سے ایسے معاملات کے پیش نظر جب حکومت نے شناختی کارڈ کمپیوٹر پر لانے کا فیصلہ کیا اور وزارت داخلہ نے نئے سرے سے شناختی کارڈ بنانے کا اعلان کیا تو مطالبہ کیا گیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے حکومت نے چاروں صوبوں سے اس بارے میں رپورٹیں طلب کیں جو اس مطالبہ کے حق میں آئیں تو ۳۰ر اکتوبر کو وزارت مذہبی امور اور وزارت داخلہ نے تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کا اجلاس بلا کر اس فیصلہ کا اعلان کر دیا کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ کا اضافہ ہوگا۔

ملک بھر میں اس فیصلہ کو سراہا گیا اور کسی طرف سے کوئی قابل ذکر مخالفت سامنے نہیں آئی لیکن اب کچھ دنوں سے مسیحی اقلیت نے جگہ جگہ احتجاجی کیمپ لگا کر مظاہرے اور احتجاج شروع کر دیا ہے ان کا موقف یہ ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ کے اضافہ و اندراج سے اقلیتوں میں احساس محرومی پیدا ہوگا۔

حالانکہ شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کا خانہ کا اندراج ووٹر لسٹوں کی علیحدہ ترتیب و اشاعت ان کے رنگوں کی علیحدگی، اقلیتوں کی اسمبلیوں میں علیحدہ سیٹیں، علیحدہ کوٹہ، پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اندراج، اسکولوں کے داخلہ فارم میں مذہب کا خانہ موجود ہونے سے تو احساس محرومی پیدا نہیں ہوا اور یہ عمل گزشتہ پندرہ سالوں سے جاری ہے اور اب اچانک احساس محرومی کیسے پیدا ہو گیا؟ پھر کوئی مذہبی آدمی اپنے مذہب کے اظہار میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہے کہ وہ اپنے مذہب کو برحق اور سچا نہیں سمجھتا۔ دراصل ہمارے ملک میں قادیانی اقلیت ہی صرف ایسی اقلیت ہے جو اپنے عقیدہ قادیانیت کے اظہار سے پہلوتہی کر رہی ہے اور اس اقلیت نے پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلہ کو آج تک عملاً تسلیم نہیں کیا وہ مسلمانوں میں رہ کر دھوکہ سے مسلم معاشرہ کو خراب کرنا چاہتی ہے۔ مسیحی اقلیت کی طرف سے اس کی مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ وہ قادیانی سازش کا بالواسطہ یا بلاواسطہ شکار ہیں اور قادیانی خود سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکنے کے باعث انہیں استعمال کر رہے ہیں۔ مسیحی اقلیت کو ہوش کے ناخن لینا چاہئیں اور اس بلاجواز احتجاج کو فوری طور پر بند کر دینا چاہئے اقلیتوں کے ساتھ جتنا بہتر سلوک پاکستان میں کیا جاتا ہے شاید ہی کسی اور ملک میں ایسا ہو اور یہی وجہ ہے کہ اقلیتوں کا ٹکراؤ کبھی بھی مسلمانوں سے نہیں ہوا۔ مسیحی اقلیت کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ پاکستان میں مسلمانوں کی آبادی ۹۸ فیصد ہے اس لئے ان کے مطالبہ پر جو فیصلہ ہوگا اس سے روگردانی کیسے کی جا سکتی ہے اب جبکہ وفاقی وزیر داخلہ کی طرف سے دو ٹوک اور واضح اعلان ہو چکا ہے تو اس سلسلہ میں کسی قسم کے ابہام یا شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہرگز باقی نہیں رہ جاتی۔ دوسری طرف مذہبی جماعتوں کے قائدین کا فریضہ ہے کہ وہ مسیحی اقلیت کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کر کے انہیں اس سلسلہ میں مطمئن کریں تاکہ ملک میں انتشار نہ پھیلے اور قادیانی اس سے فائدہ نہ اٹھائیں ہمیں اللہ رب العزت سے امید ہے کہ وہ اپنے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے قادیانیوں کی اس مکروہ سازش کا بھی بیڑا غرق کر کے رکھ دے گا اور قادیانیوں کو اس میدان میں بھی منہ کی کھانا پڑے گی۔

ظہیر میر۔ (بشکریہ خدام الدین لاہور)

۲۰ر نومبر ۱۹۹۲ء

شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ

وطن عزیز میں شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شروع کرنے پر بعض لوگوں کی طرف سے جو ایجی ٹیشن جاری ہے وہ اب تخریبی رخ اختیار کرتا دکھائی دیتا ہے۔ مذہبی خانہ کے اجراء سے مسیحیوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کے نام پہلے ہی مسلمانوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے مذہبی خانے کے اجراء کی مخالفت قابل فہم بات نہیں ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس ایجی ٹیشن کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے کیونکہ ان کے نام مسلمانوں سے ملتے جلتے ہیں اور مذہبی خانے کے اجراء سے ان کا تشخص واضح ہو جائے گا۔ اس ایجی ٹیشن میں سراسر جذبات سے کام لیا جا رہا ہے اور اقلیتوں کو دوسرے درجے کا شہری بننے سے ڈرایا جا رہا ہے۔ حالانکہ مذہبی تشخص واضح ہونے پر اقلیتوں کے حقوق پہلے سے زیادہ محفوظ ہو جائیں گے۔ پاکستان میں پہلے ہی جداگانہ طرز انتخاب رائج ہے لیکن شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج نہ ہونے کے باعث ووٹر چیکنگ نہیں ہو سکتی جس کے نتیجے میں بوگس ووٹ بھی پڑ جاتے ہیں۔ اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شروع ہو گیا تو بوگس ووٹوں کا انسداد ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی چوتھی آئینی ترمیم جس کے تحت قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کا تشخص واضح کیا جائے اس آئینی تقاضے کو پورا

کرنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کا اجراء ناگزیر ہے۔ خود محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے زمانہ وزارت عظمیٰ میں ایسا شناختی کارڈ جاری کرنے کی حامی بھری تھی اب بعض عاقبت نااندیش لوگ حکومت کو جداگانہ انتخاب ختم کرکے مخلوط انتخاب شروع کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں حالانکہ اسی مخلوط انتخاب کے نتیجے میں ہم پہلے آدھا پاکستان گنوا چکے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ موجودہ ایجی ٹیشن کے جواب میں حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی کے سوا کوئی دوسرا وزیر حکومتی پالیسی کے دفاع میں سرگرم عمل نہیں ہے۔ ہم وزیر اعظم نواز شریف سے امید رکھتے ہیں کہ وہ آئین، قانون اور عوامی خواہشات کے مطابق اس فیصلے پر ثابت قدم رہیں گے اور کسی قسم کے دباؤ میں نہیں آئیں گے۔

بشکریہ نوائے وقت کراچی

مسیحی بھائیوں کا احتجاج

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے کے خلاف مسیحی بھائی احتجاج میں مصروف ہیں..... کئی پادری صاحبان بھی احتجاجی سیاست میں الجھ رہے ہیں..... وہ دلیل کی زبان سمجھنے پر آمادہ نہیں۔ عقل حیران ہے کہ کسی مسیحی کو مسیحی کہلانے پر اعتراض کیوں ہے؟ مذہب ہر شخص کے لئے فخر کا باعث ہے..... ہر شخص اپنے مذہب کے لئے جان تک قربان کردینے کو عین سعادت سمجھتا ہے..... مسیحی بھائیوں سے اگر یہ مطالبہ کیا جاتا کہ وہ "مسلمانوں جیسے" بن جائیں تو احتجاج درست ہوتا..... دنیا کی تاریخ کا یہ انوکھا احتجاج ہے کہ ایک مذہب کے نام لیوا اس مذہب کے حوالے سے اپنے تعارف اور شناخت پر احتجاج کر رہے ہیں..... علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین پر لازم ہے کہ وہ مسیحی بھائیوں کی غلط فہمیاں دور کریں اور انہیں سیکولر سیاست کی آگ کا ایندھن بننے سے روکیں۔

(ہفت روزہ زندگی لاہور) ۱۴ تا ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء

آغا شورش کاشمیریؒ

اپنے عقیدے کی حفاظت کرنا اور اس کے لئے لڑائی انہیں خوب آتی تھی

جناب مجیب الرحمٰن شامی کے "جنگ" کے کالم جلسۂ عام سے اقتباس

آغا شورش کاشمیری کو اس دنیا سے رخصت ہوئے ۱۷ برس ہوگئے لیکن لاہور شہر نے ان کو بھلایا نہیں۔ ان کے مداح تو دور دور پھیلے ہوئے ہیں پاکستان کیا بھارت میں بھی ان کو پڑھنے والے اور سر دھننے والے بکثرت پائے جاتے ہیں ..... لیکن انہوں نے زندگی کا بڑا حصہ کیا پوری زندگی ہی لاہور میں گزار دی۔ یہیں پلے بڑھے جوان ہوئے مولانا ظفر علی خان سے فیض پایا، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی جوتیاں سیدھی کیں۔ انگریز کو للکارا اور تاڑا..... یہاں کی جیل میں بھی ایک عرصہ گزارا۔ سہروردی مرحوم کے بازو بنے، نواب ممدوٹ کا ساتھ نبھایا۔ عوامی لیگ کا پرچم اڑایا۔ حزب اختلاف کا نعرہ لگایا..... تحریک پاکستان کے دوران چھ سال تک جیل میں رہے تھے احرار میں شامل بھی تھے اس لئے اس سے تعلق نہ جڑ سکا..... لیکن پاکستان بننے کے بعد سارے اختلافات بھلا دیئے، وہ مسلم لیگیوں سے بڑھ کر مسلم لیگی تھے۔ پاکستان ان کی زندگی تھا اس کے ترانے گاتے تھے اور اس میں اسلامی جمہوری معاشرہ قائم کرنے کے لئے مرے جاتے تھے۔

پاکستان سے زیادہ انہیں کچھ عزیز تھا، تو اسلام تھا۔ اسلام ان کے لئے عشق رسولؐ کا نام تھا اور عشق رسولؐ ان کے خون میں تھا، آخری لمحات میں بار بار پکارتے تھے لوگو گواہ رہنا میں عاشق رسولؐ ہوں اسی عشق کے سہارے انہوں نے مشکل سے مشکل لمحات کو آسان بنا دیا تھا۔ اسی کی بدولت انہوں نے بڑی بڑی گھاٹیاں عبور کی تھیں بڑے بڑے معرکے سر کئے تھے۔

پاؤں کی ٹھوکر پہ رکھتا ہوں جلال خسرواں
میرے آقا، میرے مولا رحمتہ للعالمینؐ

گاؤں کے بڑے چوہدری کا ادنیٰ خدمت گزار بھی اس نشے میں رہتا ہے کہ میں چوہدری کا بندہ ہوں کوئی میرا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ شورش تو مولائے کائنات کے غلام تھے ان کو کسی کا خوف کیوں ہوتا۔ وہ کسی سے کیوں ڈرتے اور کسی کو خاطر میں کیوں لاتے؟ ایوب خان کا دور یا بھٹو مرحوم کا وہ جس بات پر اڑ گئے انہوں نے جس بات کو عشق رسول کے منافی پایا اس پر تنقید کا نشتر چلایا۔ ختم نبوت کی تحریک کی تو وہ جان تھے اور ان کی جان اس میں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغامبرؐ کے بعد کسی کا یہ دعویٰ کہ وہ مامور من اللہ کی شریعت میں کمی اور بیشی کا اختیار دے کر بھیجا گیا ہے اس کی اہلیہ کو "ام المومنین" کہا جائے اور ان کے ساتھ بیٹھنے والوں کو "صحابی" قرار دیا جائے کسی بھی مسلمان کی برداشت سے باہر ہے... آغا شورش نے ایسے دعویداروں اور ایسے نعرہ بازوں کو ملت اسلامیہ سے الگ کرنے کا مطالبہ جاری رکھا اور بالآخر اسے تسلیم کرا کر رہے۔ بھٹو مرحوم نے اس مطالبے کے سامنے سر جھکا دیا اور قادیانی حضرات کو اسلام کی نقاب اوڑھنے سے روک دیا گیا..... آغا شورش کو قرار نصیب ہوا کہ ان کی زندگی میں وہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا جس کے لئے علامہ اقبال نے فکری رہنمائی فراہم کی تھی۔ مولانا ظفر علی خان اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جس کو مقصد حیات بنایا تھا..... اور پوری امت کے عالموں اور عامیوں نے جس کے لئے کفن سر سے باندھ رکھے تھے۔ وہ قادیانی حضرات جن کے رہنما چوہدری ظفر اللہ خان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی۔ دور ہٹ کر بیٹھ گئے تھے کہ کسی غیر قادیانی کی بخشش کی دعا کرنا قادیانی شعار نہیں ہے..... ان کو ملت اسلامیہ نے قانونی طور پر اپنے سے دور بٹھا دیا۔ اپنے سے الگ کر دیا۔

آغا شورش سراپا شورش تھے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے والے آدمی نہیں تھے وہ میدان جنگ میں اتر کر داد شجاعت دینے والوں میں سے تھے اپنے عقیدے کی حفاظت کرنا اور اس کے لئے لڑائی لڑنا انہیں خوب آتا تھا۔ انہوں نے ایک عہد اور ایک زمانے کو اپنے ساتھ ملایا اور لڑائی میں شریک کرکے دکھایا..... وہ چلے تو زمانے کو ساتھ لے کر چلے اور رہ یار کو قدم قدم یادگار بنا دیا۔

آغا صاحب کی وفات کی بعد ان کے ہونہار فرزند مسعود شورش نے جہاں ان کے ہفت روزہ "چٹان" کو زندہ رکھا وہاں ہر سال ان کے یادگاری جلسے کا اہتمام بھی کرتے رہے۔ اس جلسے میں ہر سال رونق کا سامان ہوتا تھا مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے بولتے بھی اور سنتے بھی..... ہر رنگ کے مقررین اور سامعین موجود ہوتے تھے۔ ہر ایک اپنے نقطہ نظر کا اظہار کرتا اور اپنے شورش کو یاد کرتا۔ شورش کسی جماعت کے نہیں تھے انہوں نے پاکستان ہی کو اپنی جماعت بنا لیا تھا..... اس لئے وہ سب کے تھے اور سب کے ہیں۔ تین برس پہلے یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔ مسعود نے طوفانی جذبات کو دیکھ کر فیصلہ کیا کہ اب جلسے کا طوفان اٹھانا مناسب نہیں..... آغا صاحب کے عقیدت مندوں نے اس پر احتجاج جاری رکھا یہاں تک کہ اس بار جلسے کی روایت کو زندہ رکھنے کا فیصلہ کرا لیا گیا۔ حافظ شفیق الرحمٰن لاہور کارپوریشن کے ایک ایسے کونسلر ہیں کہ جنہوں نے غربت کو سر کا تاج بنا رکھا ہے کسی سرمائے کے بغیر دوبار انتخاب لڑ کر اور جیت کر دکھا چکے ہیں۔ آغا صاحب سے فیض یوں پایا ہے کہ خودی کا سودا نہیں کرتے، اس کو اپنی شناخت بتاتے ہیں..... حافظ صاحب نے جلسے کا انتظام سنبھالا اور مختلف مکاتب فکر کے افراد کو ایک اسٹیج پر لا بٹھایا..... یہاں حکومت کے مخالف بھی تھے اور حامی بھی چوہدری شجاعت حسین، اعجاز الحق اور جاوید ہاشمی کے ساتھ سینیٹر طارق چوہدری بھی موجود تھے۔ جسٹس انوار الحق نے صدارت کی شان بڑھائی ..... تنویر عباس تابش جامعہ پنجاب کے ایک سابق نائب صدر ہیں اور تقریر کا اپنا جوہر رکھتے ہیں، فرید احمد پراچہ اور مولانا اجمل خان کے صاحبزادے امجد خان کے ساتھ بیٹھے تھے۔ بڑے دادا کے پوتے اور بڑے باپ کے بیٹے اجمل قادری بھی تشریف فرما تھے۔ حکومت کے پرجوش مگر بے ہوش وکیل

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر

بقیہ... تبلیغی جماعت کے خلاف مہم

فریضہ انجام دے جب کہ یہ ڈیوٹی تبلیغی جماعت کی طرف سے باحسن وجوہ انجام دی جاری ہے جس میں ہم بھی شامل ہیں۔ لہٰذا جو لوگ تبلیغی جماعت کے خلاف مختلف انداز اور طریقوں سے مخالفت کر رہے ہیں یا منصوبے بنا رہے ہیں وہ اپنے پروگرام اور خفیہ منصوبوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ ختم نبوت کے نام سے شائع ہونے والا ٹریکٹ ان کی انہی سازشوں کا حصہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت تبلیغی جماعت کے خلاف تقسیم ہونے والے اس فوٹو اسٹیٹ ٹریکٹ سے مکمل طور پر لاتعلقی کا اعلان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ٹریکٹ شائع کرنے والوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

بقیہ... نو آزاد مسلم ریاستیں

میں پھیلے ہوئے ہیں ، صحت زراعت توانائی کے میدان میں باہم استفادہ کریں۔

اب صورت حال یہ ہے کہ بالٹک ریاستوں نے علیحدگی کی بنا ڈال دی ہے بعد میں جارجیا، ازبکستان ، تاجکستان اور آذربائیجان وغیرہ نے آزادی کا اعلان کیا اور یوکرائن نے بھی، سوویت یونین کے خاتمے کے بعد یورپ اور امریکہ کو مسلمانوں سے خطرہ ہے، فلسطین میں اسرائیل کا قیام اسی خطرے کا تدارک ہے ، اس لیے ان طاقتوں کی یہ پوری کوشش ہوگی کہ مسلمان ممالک کو جدید ٹیکنالوجی سے بے بہرہ رکھا جائے حال ہی میں اسلامی ممالک کی تنظیم نے ان نو آزاد ممالک کو اپنے اجلاس میں آنے کی دعوت دی (بعد کی اطلاع کے مطابق بعض کو پورا ممبر بھی بنا لیا) اس طرح یہ ممالک دیگر غیر مسلم ریاستوں کی سنٹرل ایشین یونین (سی اے یو) اور کومن ویلتھ آف انڈیپنڈنٹ نیشنز (CIN) وغیرہ سے کسی طرح بھی پیچھے نہ رہیں گے۔

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا یہ نو آزاد ریاستیں خصوصاً ازبکستان ، ہر طرح کی یلغار کی زد میں ہیں مثلاً ثقافتی ، اقتصادی سیاحتی اور سیاسی یلغار۔ تاشقند ، سمرقند بخارا اور دیگر بڑے شہر جاپانی، امریکی یورپی بھارتی اور بہت سے مسلمان سیاحوں سے بھرے پڑے ہیں ان میں سے بعض لوگ سیر و سیاحت کے علاوہ دیگر عزائم بھی رکھتے ہیں مغربی دانشور یہ جائزہ لے رہے ہیں کہ یہاں احیائے اسلام کا کس طرح سد باب کیا جائے جاپانی اسے اقتصادی مارکیٹ بنانا چاہتے ہیں اور بھارتی تاجر اس فکر میں ہیں کہ وسیع اقتصادی معاملات میں پاکستان کے مقابلے میں زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔

ازبکستان اور یہاں کی دیگر اسلامی ریاستیں اس وقت پریشان حال ہیں انہیں اسلام عزیز ہے مگر اس سے پہلے اپنی بقا کا مسئلہ نہایت ضروری ہے پھر ہمیں یہ بھی سوچنا ہے کہ سالہا سال کے روسی استعماری اور لادینی اثرات ایک دن میں تو ختم نہیں ہو جائیں گے روسی جاتے جاتے یہاں کچھ زیادتیاں کر گئے ہیں یہاں انہوں نے روسیوں کو آباد کیا ۱۹۲۶ء سے ۱۹۵۹ء تک روسیوں کی تعداد ۵ فیصد سے بڑھ کر ۱۸ فیصد ہو گئی، زلزلہ تاشقند کے بعد ۴۰ فیصد (لٹیرے) یہیں بس گئے، روسیوں نے یہاں عربی رسم الخط کو بدل کر ۱۹۴۱ء میں لاطینی رسم الخط رائج کیا لاکھوں عربی کتابیں نذر آتش کر دی گئیں، تاکہ اسلامی ثقافت کی بیخ کنی کی جا سکے وسط ایشیا کے زرعی فارموں کی پیداوار پہ بنی صنعتیں یورپی سکٹر میں قائم کر دی گئیں یہ علاقہ بہترین کپاس پیدا کرتا ہے مگر تاشقند میں صرف ایک ٹیکسٹائل مل ہے مقامی قراقل روسی قراقل کے نام سے برآمد کی جاتی رہی نیز یہاں کی سونے کی کانوں سے خدا جانے کتنا سونا اس دوران نکالا گیا۔

اس کے علاوہ سوویت یونین کی بھارت نواز پالیسیوں کی وجہ سے وسط ایشیا کی ریاستوں میں بھارت کا اثر و رسوخ بہت زیادہ ہے اور بھارت کی بہت سی تعمیراتی کمپنیاں ان ریاستوں میں بڑے منصوبوں پہ کام کر رہی ہیں

حکومت پاکستان کو ان ریاستوں کے لوگوں سے پوری پوری مدد کرنی چاہیے۔

بقیہ... عاجزی و انکساری

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے اشک مبارک

ایک مرتبہ عبادت خانہ کی چھت پر اس طرح گریہ کناں تھے کہ سیلاب اشک سے پرنالہ بہہ پڑا اور نیچے گزرتے ایک شخص پر کچھ قطرے ٹپک گئے چنانچہ اس نے آواز دے کر پوچھا کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک آپ نے جواب دیا کہ برادر تم کپڑے کو پاک کر لینا کیونکہ ایک معصیت کار کے آنسو ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء ۱۷)

امام ربانی فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ مخدوم ہونے کے باوجود خادم کے روپ میں

آپ ایک مرتبہ مسجد کے صحن میں حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے کہ بارش آ گئی سب طلباء کتابیں لے کر اندر کو بھاگے مگر حضرت مولانا نے اپنی چادر بچھائی اور تمام طالب علموں کے جوتے اٹھا کر اس میں ڈال کر ان کے پیچھے چل دیئے طلبہ نے جب یہ صورت دیکھی تو پریشان ہوئے اور بعض رو پڑے کہ حضرت نے یہ کیا؟ فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ طلباء کے لئے چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں دعا کرتی ہیں اور فرشتے ان کے پاؤں کے نیچے پر بچھاتے ہیں ایسے لوگوں کی خدمت کر کے میں نے سعادت حاصل کی ہے آپ مجھے اس سعادت سے کیوں محروم کرتے ہیں۔ (بیس بڑے مسلمان ۲۴۳)

حضرت قاسم العلوم جناب علامہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ تکبر کے معالج اور ان کی کسر نفسی

حضرت کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ بقول مولانا احمد حسن صاحب امروہوی رحمتہ اللہ علیہ "حضرت مولانا محمد قاسم صاحب جس طالب علم کے اندر تکبر دیکھتے تھے اس سے کبھی کبھی جوتے اٹھوایا کرتے تھے اور جس کے اندر تواضع دیکھتے تھے اس کے جوتے خود اٹھایا کرتے تھے۔

(دارالعلوم دیوبند نمبر ۳۶۳)

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی تواضع سے بھنگی کا قبول اسلام

مولانا سید نور الحسن صاحب بخاری تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب بخاری خیر المدارس جالندھر کے جلسہ میں شریک تھے کھانے کے دستر خوان پر بیٹھے تو سامنے ایک نوجوان "پر تھی" نامی بھنگی کو دیکھا۔ شاہ جی نے فرمایا کہ آؤ بھئی کھانا کھالو اس نے عرض کیا جی میں تو بھنگی ہوں۔ شاہ جی نے درد بھرے لہجے میں فرمایا! انسان تو ہو اور بھوک تو لگتی ہے۔ یہ کہہ کر خود اٹھے اس کے ہاتھ دھلا کر ساتھ بٹھا لیا وہ بے چارہ تھر تھر کانپ رہا تھا اور کہتا جا رہا تھا جی میں تو بھنگی ہوں شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے خود لقمہ توڑا شوربے میں بھگو کر اس کے منہ میں دے دیا اس کا کچھ حجاب دور ہوا تو شاہ جی نے ایک آلو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ اس نے جب آدھا آلو دانتوں سے کاٹ لیا تو باقی آدھا خود کھا لیا اسی طرح اس نے پانی پیا تو اس کا بچا ہوا پانی خود پی لیا وقت گذر گیا وہ کھانے سے فارغ ہو کر غائب ہو گیا اس پر رقت طاری تھی وہ خوب رویا اس کی کیفیت بدل گئی عصر کے وقت اپنی نوجوان بیوی جس کی گود میں ایک بچہ تھا ساتھ لے کر آیا اور کہا شاہ جی! اللہ کے لئے ہمیں کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیجئے اور میاں بیوی اسلام لے آئے۔ (دارالعلوم دیوبند نمبر ۵۲۹)

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.